YOUTH PARLIAMENT PAKISTAN

Second Session

Official Debates

Tuesday, April 23, 2013

The Youth Parliament met in the Margalla Hotel at three o clock in the evening with Madam Deputy Speaker (Miss Aseela Shamim Haq) in the Chair.

(Recitation of the Holy Quran)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جن لوگوں نے ابھی تک oath نہیں لیا ہے، وہ اپنا oath لینے کے لیے please تیار ہوجائیں۔ Please rise on your seats.

(At this moment, new members of Youth Parliament, Muhammad Iqbal Zehri, Mr. Rafiullah Kakar, Mr. Inamullah Marwat, Mr. Junaid Ashraf, Reyyan Niaz Khan and Miss Mehwish Rani took oath)

Madam Deputy Speaker: Now we are going to move on to item 2 of our agenda, Calling Attention Notice under the name of Mr. Kashif Khan Khichi and Mr. Inam Marwat. Please keep your statements brief and concise.

Mr. Muhammad Kashif Khan Khichi: Thank you Madam Speaker. I would like to invite the attention of honourable Youth Minister for Interior, Kashmir Affairs, Gilgit Baltistan and FATA towards the alarming terrorist's deadly attacks against politicians during election campaign in order to undermine the democratic system in Pakistan. Moreover, it is need of the hour to ensure adequate security measures for political workers and Election 2013 keeping in view TTP threat to disrupt democratic system.

محترم ڈپٹی سپیکر! میں یہاں کچھ کہنا چاہوں گا۔ سیاسی جماعتوں یا سیاستدانوں پر attack اصل میں پاکستان کی جمہوریت پر حملہ ہے۔ میں سیاستدانوں پر حملوں کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہوں۔ یہاں آج ہم young parliamentarians اسی جمہوریت کی بقا اور تسلسل کے لیے ملک کے تمام حصوں سے موجود ہیں۔ پلڈاٹ بھی اس ملک میں democratic system کو نہ صرف بچانے بلکہ مضبوط کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ آج یوتھ پارلیمنٹ کا قیام بھی democratic system کا ہی ایک ثمر ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے transition to democratic system ایک landmark ثابت ہو۔ اس لیے میں جناب وزیرِ داخلہ صاحب کی اس گھمبیر مسئلہ کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر! اگر ہم بلوچستان کو سامنے رکھیں تو وہاں پچھلے دنوں پاکستان مسلم لیگ (ن) کے صوبائی صدر پر attack ہوا جس میں ان کے بیٹے، بھتیجے اور ایک بھائی assassinate ہوگئے۔ اس کے بعد اگر ہم خیبر پختونخوا کو دیکھیں تو وہاں پچھلے دنوں بشیر احمد بلور کو assassinate کیا گیا۔ اس کے بعد غلام احمد بلور پر attack ہوتا ہے جس میں معصوم جانوں کا زیاں ہوتا ہے اور 50 افراد زخمی ہوتے ہیں۔ اس کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ سید مکرم علی شاہ اور معصوم شاہ پر attack ہوتا ہے۔ اگر ہم سندھ کی situation پر غور کریں تو وہاں ایم کیو ایم کے candidate مظہرالاسلام کو مارا جاتا ہے۔ اسی طرح کراچی میں پاکستان تحریکِ انصاف، متحدہ قومی موومنٹ، پاکستان پیپلز

پارٹی، جماعتِ اسلامی اور دیگر جماعتوں کے دفتروں پر حملے ہوتے ہیں۔ کہیں politicians پر فائرنگ ہو رہی ہے۔ کیا ہم اسی طرح پاکستان میں democratic system کو derail کرنے کی سازشوں کو کامیاب ہوتا دیکھتے رہیں گے؟ کیا پاکستان میں اسی طرح کے حالات چلتے رہیں گے؟ جناب سپیکر! اصل میں یہ پاکستان میں democratic system کو derail کرنے کی ایک منظم سازش ہے۔ یہ الیکشن کو postpone کرنے کی ایک منظم سازش ہے۔

تحریکِ طالبان پاکستان نے، پاکستان میں liberal political parties کو جن میں پاکستان پیپلز پارٹی، متحدہ قومی موومنٹ اور عوامی نیشنل پارٹی شامل ہیں، threat کیا ہے کہ وہ election campaign سے باز آئیں۔ اس دھمکی سے پتا چلتا ہے کہ تحریکِ طالبان، پاکستان میں جمہوری نظام کی دشمن ہے۔

جنابِ سپیکر! اگر پاکستان میں جمہوری نظام مضبوط نہ ہوا تو یہاں law and order کی صورتحال خراب ہوگی اور judicial activism میڈیا کی آزادی اور rule of law exist نہیں کریں گے۔ میں اس issue کی طرف جناب وزیرِ داخلہ صاحب اور پورے ایوان کی توجہ مبذول کرانا ضروری سمجھتا ہوں کہ وہ اسے دیکھیں اور اسے forward کریں کیونکہ پاکستان کا جمہوری نظام، ملک میں امن و سکون کے لیے ضروری ہے۔ اسی کے ذریعے پاکستان ایک مضبوط اور بہتر ملک بن سکتا ہے۔ پاکستان کسی بھی undemocratic force یا undemocratic activity کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا، میری وزیرِ داخلہ صاحب سے گزارش ہے کہ وہ اس issue کے متعلق ایوان کو brief کریں اور اس issue پر روشنی ڈالیں۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یوتھ منسٹر برائے داخلہ و گلگت بلتستان و فاٹا۔

حضرت ولی کاکڑ (یوتھ منسٹر برائے داخلہ، امورِ کشمیر، گلگت بلتستان اور فاٹا): شکریہ میڈم سپیکر۔ کاشف خان کھچی کا توجہ دلاؤ نوٹس میرے خیال میں انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ جمہوریت کا حسن free and fair elections میں ہوتا ہے۔ اگر ہم free and fair elections منعقد نہیں کرواسکتے تو ہمیں سمجھ لینا چاہیے کہ ہم کبھی بھی ایک اچھی state کی طرف نہیں جاسکتے۔

کاشف کھچی نے تین جماعتوں کے نام لیے، اے این پی، پی پی پی اور ایم کیو ایم۔ یہ تینوں جماعتیں بلاشبہ liberal parties سمجھی جاتی ہیں۔ ہمیں ان کی ہر حال میں support کرنی چاہیے۔ ہمارے ملک میں جتنی بھی ultra-conservative parties ہیں، جن کے manifestos میں طالبان کے لیے نرم گوشہ پایا جاتا ہے، ہم نے ان کے خلاف بھی اپنا ایک point of view رکھنا ہے کہ یہ لوگ کیوں طالبان کے خلاف خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔ ہمیں بتانا چاہیے کہ وہ کون سی جماعتیں ہیں جو خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں۔ ایک پارٹی کے اپوزیشن لیڈر ٹی وی پر آکر کہتے ہیں کہ افغانستان میں جاری جنگ، جہاد ہے۔ ہم نے اس چیز کو بھی discuss کرنا ہے کہ یہ کون سی جماعتیں ہیں جو کھلم کھلا ان terrorists کے علمبردار بنے ہوئے ہیں۔ یہ بات بالکل درست ہے کہ ان liberal parties کے leaders پر حملے کسی صورت میں نہیں ہونے چاہییں۔ ہمیں ہر صورت میں انہیں security فراہم کرنی چاہیے۔ اس کے لیے ہمیں جو بھی option استعمال کرنا پڑا، ہم کریں گے۔ فوج، لیویز یا پولیس، تینوں میں سےجس قسم کی security ان leaders کو چاہیے ہوگی، فراہم کی جائے گی۔ صرف تین جماعتوں کو target بنانے کا مطلب یہ ہے کہ ان liberal and secular parties کو پاکستانی سیاست اور جمہوریت سے نکال دیا جائے۔

میں پورے ایوان سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ کاشف کھچی اور انعام مروت کے توجہ دلاؤ نوٹس کی support کریں گے۔ میں خود بھی اس کی support کرتا ہوں۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Now we are going to move on to item 3 of our agenda. Mr. Kashif Ali and Mr. Arsalan Ali would like to move the resolution. Please put your resolution forward.

Mr. Kashif Ali: Thank you Madam Speaker. I would like to move the following resolution:

> "This House is of the opinion that the biggest threat to hold free and fair elections 2013 is the increased targets by the militants. There has been an increased identification by the militant groups to attack parties such as ANP, PPP and MQM who have historically retained and stood against terrorists in Pakistan. The coming elections are no less significant. At stake is the future of Pakistan as democratic country. It is therefore high time that Election Commission of Pakistan must not let the electoral process being hijacked by the anti-state forces and all the parties must vehemently condemn TTP's attacks. An adequate protective arrangement must also be made with the help of Police, Rangers and if needed the Army to ensure that people participate in elections free of intimidation and fears."

Madam Speaker, the purpose of brining this resolution is to make this House realize that one of the most serious issues hounding this country is the rise of militancy in Pakistan. I would refrain myself from the dichotomy that the Interior Minister from the Government, Hazrat Wali Kakar and Mr. Kashif Khichi have tried to made between the leftist and rightist parties or the secular and the liberal parties or the right wing parties.

اس قرارداد کا مقصد یہ ہے کہ ہم realize کریں کہ اس وقت پاکستان ایک historical juncture پر کھڑا ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک جمہوریت نے اپنا وقت پورا کیا ہے۔ We are on way to move forward. ہمیں آگے چلنے کے لیے جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے، وہ یہ ہے کہ ہم ہر سیاسی جماعت کی security ensure کریں۔ We must realize that the political rigging is not a just thing کہ آپ پولنگ اسٹیشنوں پر جاکر rigging کریں یا سیکرٹ فنڈز کے through rigging کریں۔ These attacks on specified parties is also one of the form of political rigging which must be refrained. It is against the political process and the democratic principles. اسی لیے یہ قرارداد لائی جارہی ہے۔

The strategy or the solution proposed is that that the Election Commission of Pakistan, under the supervision of the caretaker Government of Pakistan, must ensure that people cast their votes.

اس کی وجہ یہ ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اتنے registered votes سامنے آئے ہیں۔ ان میں ایک intimidation اور خوف ہے کہ ہم اگر پولنگ اسٹیشن پر ووٹ دینے کے لیے جاتے ہیں اور وہاں دھماکا ہوجاتا ہے تو کیا ہوگا۔ اس fear کو counter کرنے کے لیے ضروری ہے ایک mechanism بنایا جائے so as not only to boost the people but also to control their fear for conduct of free and fair elections.

اس کے علاوہ میں جناب ارسلان صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ اس قرارداد کے حوالے سے مختلف parties پر ہونے والے attacks کے بارے میں figures بھی پیش کریں۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جناب ارسلان علی۔

جناب ارسلان علی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محترمہ سپیکر صاحبہ! میرے دوستوں کاشف کھچی، کاکڑ صاحب اور اپوزیشن لیڈر کاشف علی نے کافی details بتادی ہیں۔ میں صرف یہاں کچھ figures quote کرنا چاہوں گا جو specifically اے این پی کے حوالے سے ہیں۔ KPK میں گزشتہ دور میں اے این پی میں کی حکومت تھی، گزشتہ پانچ سالوں میں KPK کے 700 کارکنان کو مارا گیا جس میں دو law makers اور ایک سینیئر منسٹر، بلور صاحب بھی شامل تھے۔

ہم کراچی کی طرف آتے ہیں۔ وہاں ethnic base پر ووٹ ڈالا جاتا ہے۔ گزشتہ چھ مہینوں میں اے این پی کی تمام activities بند کردی گئی ہیں۔ ان کے دفاتر زیادہ تر areas میں بند کردیے گئے ہیں۔ اسی طرح چھ مہینوں میں ان کے 40 activists کو مارا گیا ہے۔

محترمہ سپیکر صاحبہ! ان اعداد و شمار کو بطور example quote کرکے میں اس بات پر زور دینا چاہوں گا کہ تمام سیاسی جماعتوں، اے این پی، ایم کیو ایم اور پاکستان پیپلز پارٹی کو اپنی election campaigns, fairly چلانے کی اجازت دی جائے۔

آخر میں، میں کاکڑ صاحب سے گزارش کروں گا کہ انہوں نے تمام جماعتوں، اے این پی، ایم کیو ایم اور پیپلز پارٹی کا نام لے کر کہا کہ ان کو threats مل رہی ہیں اور وہ quote کر رہے تھے کہ ایک پارٹی لیڈر آ کر کہتا ہے کہ افغانستان میں جہاد فرض ہے یا جائز ہے تو وہ اس پارٹی کا نام نہیں لیتے۔ جب دوسری جماعتوں کے نام لیے جارہے ہیں تو آپ openly سب کے نام لیں۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جناب ہشام ملک۔

جناب ہشام ملک: میڈم سپیکر! میں نے ایک چیز add کرنا تھی کہ اس مسئلے میں right wing parties منافقت سے کام لے رہی ہیں، وہ نام نہیں لے رہیں جبکہ میں ان جماعتوں کے نام آپ کے سامنے رکھتا ہوں، وہ PTI اور PML (N) ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ dialogue is the only option اور dialogue کی طرف جاتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ ڈائیلاگ تو ہم نے 2005 میں بھی کرکے دیکھ لیے اور 2009 میں بھی کر کے دیکھ لیے۔ سوات میں ہم dialogue کے بعد operation کی طرف گئے تھے۔ ہمیں ایک چیز realize کرنی چاہیے کہ جو لوگ system کے ہی خلاف ہیں، ان سے dialogue کرنے کا کیا فائدہ؟ جو جماعتیں اس system کا حصہ ہیں، ان دو parties کی طرف سے کوئی بھی reaction سامنے نہیں آتا۔ اب اس میں معاملے میں تو آپ یہ نہ کہیں کہ یہ کرپشن کررہے ہیں۔ یہ لوگ اپنے ذاتی فائدے کے لیے نہیں بلکہ ملک کی existence کے لیے لڑ رہے ہیں۔

میرے خیال میں اس وقت لوڈ شیڈنگ اور دوسرے مسائل کے مقابلے میں اس وقت جو مسئلہ پاکستان کی existence کے لیے threat ہے، وہ terrorism ہے۔ میں امید کرتا ہوں ان دو جماعتوں میں سے ایک حکومت form کرلے گی لیکن انہیں ایک maturity show کرنی چاہیے کہ ہمارے ملک کے لیے کیا چیز important ہے، کیا ہم ان لوگوں کے خلاف ایک strict action لیں اور once and for all اس چیز کو ختم کریں۔ ابھی recently نواز شریف صاحب کی طرف سے ایک بیان آیا ہے کہ ان سے مذاکرات کیے جانے چاہییں۔

دوسری بات، اس resolutionکے ساتھ ساتھ میں ایک اور چیز point out کرنا چاہوں گا۔ ہماری اکثریت کو اعتراض رہتا ہے ان security protocols پر جو ہمارے وزرا یا سیاستدان enjoy کرتے ہیں۔ یہ وہ high time ہے جب ہم ان protocols کو limit کرسکتے ہیں۔ ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ پیپلز پارٹی ہو، اے این پی ہو یا ایم کیو ایم، ان جماعتوں کو security provide کرنی چاہیے۔ دو parties کو تو security کی ضرورت نہیں کیونکہ ان کے تو بیانات بھی on record ہیں، جیسے شہباز شریف صاحب نے فرمایا تھا کہ ہم آپ لوگوں کے خلاف نہیں ہیں تو آپ at least پنجاب میں اس طرح کی activities نہ کرو۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ ان کو security کی ضرورت نہیں ہے لیکن جن جماعتوں کو security کی ضرورت ہے، انہیں security provide کی جانی چاہیے، اس سے election rigging نہیں ہوگی۔ اگر چیف الیکشن کمشنر صاحب کا یہ خیال ہے کہ ان جماعتوں کو security provide کرنے سے الیکشن influence ہوں گے تو ایسی بات نہیں بلکہ ان کی جان کو خطرہ درپیش ہے، اس لیے انہیں security کی ضرورت ہے۔

ساتھ ساتھ ہم ایک benchmark بھی set کرسکتے ہیں کہ اب چونکہ neutral government ہے، تو اس گورنمنٹ میں ہم minimum possible security جو کسی بھی انسانی جان کے لیے ضروری ہو، define کرسکتے ہیں تاکہ آنے والی حکومت اس سے exceed نہ کرے۔ ہم سب کو اعتراض ہوتا ہے کہ

وزیر اور مشیر بیس بیس، پچیس پچیس گاڑیاں لے کر کیوں پھر رہے ہیں، اگر پانچ گاڑیوں سے security ممکن بنائی جاسکتی ہے تو ہم اس چیز کو بھی ساتھ ساتھ define کرسکتے ہیں۔ وہ آنے والے دنوں میں ہمارے لیے فائدہ مند ہوگی۔ بہرحال، میں اس resolution کو support کرتا ہوں۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترمہ سطوت صاحبہ۔

Miss Sitwat Waqar: Thank you Madam Deputy Speaker. I totally support this resolution presented by the Opposition Leader.

حقیقت یہ ہے کہ پانچ سال کے بعد ہمارے ہاں الیکشن ہورہے ہیں، جیسے انہوں نے کہا کہ اس مرتبہ بہت سارے نئے voters نے registration کروائی ہے اور بہت سارے نئے پولنگ سٹیشن بھی پورے ملک میں قائم کیے جارہے ہیں، اس لیے ضرورت ہے کہ زیادہ سے زیادہ security arrangements بھی ہوں۔ میرے خیال میں security arrangements کے لیے یہ بات کافی نہیں ہے کہ صرف پولیس تعینات کی جائے۔ Now that the country is facing a very big problem of terrorism, the TTP is so powerful across the country بہت زیادہ بم دھماکے ہوچکے ہیں، خود کش دھماکے ہوچکے ہیں، ہمیں آرمی کی help کی بھی ضرورت ہوگی۔ Pakistan Army should provide security with weapons and all other equipment. ویسے بھی الیکشن کمیشن نے کہا ہے کہ people are not allowed to carry arms around, especially during the election days. So, nobody can really terrorize the people to support a particular candidate or something. اگر آرمی موجود ہوگی اور security provide کرے گی تو اسی صورت میں ہم ایک جمہوری الیکشن کو یقینی بناسکتے ہیں۔ اسی صورت میں لوگ اپنی will اور choice کے مطابق ووٹ ڈالیں گے۔

جہاں تک بات ہے موبائل فون کی تو obviously ہمارے وزیر داخلہ کو یہ چیز ensure کرنی چاہیے کہ الیکشن والے دن موبائل نیٹ ورکس turned off ہوں۔ In this way, we can prevent the possibility of remote controlled bomb blasts. دوسرا مسئلہ خودکش بم دھماکے ہیں۔ میرے خیال میں اس مقصد کے لیے زیادہ سے زیادہ walk through gates بنانے چاہییں۔ اگر یہ ممکن ہو چونکہ ہمارے ہاں بہت بڑی تعدا د میں پولنگ سٹیشن ہیں تو پھر entrance کی جگہ کو دور رکھنا چاہیے۔ Obviously, this is summer season and people are not going to be wearing heavy clothes or something, so there is a possibility of detecting anybody who may be wearing a jacket, suicide bombs or something. اس مقصد کے لیے proper security ہونی چاہیے جو کہ پولنگ سٹیشن سے دور اس چیز کو یقینی بنائے۔ تمام لوگوں کو صحیح طریقے سے check کیا جانا چاہیے۔ Only then, people will have the confidence to come and vote.

After five years, when so many people, so much youth is taking part in the political process, so many people are showing interest, a lot of people have hopes regarding this election, we really need to make sure that after these five years, we have an appropriate security. That can only be achieved if we incorporate the Pakistan Army. Thank you.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترم رفیع اللہ صاحب۔

جناب رفیع اللہ کاکڑ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں کاکڑ صاحب اور اپنی پارٹی کی اس resolution کو مکمل طور پر support کرتا ہوں۔ میرے ایک دوست نے پہلے بات کی، میں بھی خاص طور پر اس حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں کچھ ایسی جماعتیں ہیں جنہوں نے terrorism اور طالبان کے attacks کے حوالے سے بڑا passive اور indifferent attitude اپنایا ہے۔ بات یہ ہے کہ ہمیں نا صرف یہ ensure کرنا ہے کہ ہم ان parties اور ان candidates کو جو under attack ہیں، security provide کریں بلکہ ہم نے strong words میں دوسری جماعتوں کو condemn بھی کرنا ہے۔ We have to bring to book those parties and those political leaders who are playing politics on such critical

جس طرح ہمارے ایک دوست نے پہلے نام لیا، میں بھی وہی نام لوں گا یعنی and sensitive issues. پاکستان مسلم لیگ (نواز) اور پی ٹی آئی۔

Madam Deputy Speaker: Please don't take names directly. Refrain from taking names.

جناب رفیع اللہ کاکڑ: ٹھیک ہے جی۔ وہ تمام جماعتیں یا سیاسی لیڈر جو اس issue کو directly condemn کرنے سے اجتناب کررہے ہیں یا اس پر سیاست کھیل رہے ہیں، میں ان کی پرزور مذمت کرتا ہوں۔ میں یہاں اپنے دوسرے ساتھی parliamentarians سے بھی request کرتا ہوں اور سول سوسائٹی سے بھی کہ وہ ایسے لوگوں پر pressure ڈالیں تاکہ اس threat کے خلاف ہم ایک unanimous stand لے سکیں۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترم عمر نعیم صاحب۔

جناب عمر نعیم: شکریہ سپیکر صاحبہ۔ میں اس resolution کی حمایت کرتا ہوں۔ یہ الیکشن اس وقت بہت اہم ہے۔ ارکان نے بہت اچھی suggestions بھی دی ہیں۔ میں چاہوں گا کہ اس ایوان میں تمام لوگ اس resolution سے agree کریں۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترم بلال احمد صاحب۔

جناب بلال احمد: شکریہ میڈم سپیکر۔ اس topic پر کافی بات ہوچکی ہے، all the points are covered but I just want to specify that کہ اس قرارداد میں کسی specific political party کو نامزد کردینا کہ ان پر حملے ہورہے ہیں اور دوسروں پر نہیں تو یہ بات ٹھیک نہیں ہوگی۔ کسی بھی سیاسی جماعت پر حملہ کیا جانا یا کسی سیاست دان پر کیا جانا، غلط ہے، وہ نہیں ہونا چاہیے، وہ democracy کو threat کرتا ہے۔ یہ حملے militancy کو prove کرتے ہیں اور democracy کو غلط ثابت کرتے ہیں۔ اس لیے specify نہیں کرنا چاہیے کہ چند مخصوص جماعتوں پر حملے ہورہے ہیں اور باقی پر نہیں۔ حملے کسی پر بھی ہوں، وہ غلط ہیں، ہم ان کو condemn کرتے ہیں۔ مزید یہ کہ میں اس قرارداد کو support کرتا ہوں۔ یہ بالکل ٹھیک ہے اور میں اس سے agree کرتا ہوں۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترم عبدالصمد صاحب۔

جناب عبدالصمد خان: شکریہ جنابِ سپیکر۔ میں اپنے دوست کی بات سے agree کرتا ہوں لیکن جو بات یہاں کی گئی ہے، ان جماعتوں کو particularly target کیا گیا ہے، اس وجہ سے ان جماعتوں کا نام اس قرارداد میں شامل ہے۔ اس کے علاوہ کسی بھی قسم کی terrorist activity ہوتی ہے تو ہم اس کی بھی پرزور مذمت کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! پچھلے کچھ دنوں میں پشاور کے دو حلقوں این اے 1 اور این اے 2 جہاں سے عمران خان، اے این پی کے غلام احمد بلور صاحب اور ANP کے contestant ارباب نجیب اللہ الیکشن contest کررہے ہیں، ان حلقوں میں تحریکِ طالبان کی طرف سے ایک نوٹس distribute ہوا ہے۔ اس کے چند جملے میں آپ کے سامنے quote کردیتا ہوں:

> "تمام وہ لوگ جو ان کا جھنڈا اپنے گھر پر لہراتے ہیں، ان کی مہم میں حصہ لیتے ہیں یا کسی بھی طریقے سے ANP کی حمایت کرتے ہیں، وہ تحریکِ طالبان پاکستان سے دشمنی مول رہے ہیں۔"

اس قسم کے notices ان حلقوں میں تقسیم ہورہے ہیں۔ وہ جماعت جو کسی نظریے کی بنیاد پر موجود ہے، اس کو حق حاصل ہے کہ وہ الیکشن contest کرسکے۔ اگر اس قسم کے حالات ہوں، وہ کسی بھی جماعت کے خلاف ہوں، چاہے وہ پیپلز پارٹی ہو، ایم کیو ایم ہو، پی ٹی آئی ہو، جو بھی پارٹی ہو، ان کے خلاف اگر اس طرح کی باتیں الیکشن سے پہلے آرہی ہیں، تو یہ الیکشن کے free and fair ہونے کے لیے ایک طرح سے خطرہ ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اس ایوان میں نگران حکومت سے یہ مطالبہ کروں گا کہ وہ free and fair election کو ensure کرے۔ ہر بندے کو campaign کرنے کا پورا پورا موقع دیا جائے

اور تمام جماعتوں کو ایک جیسی security provide کی جائے۔ کسی بھی پارٹی سے امتیاز نہ رکھا جائے۔ یہ نہ ہو کہ ایک پارٹی کو security ملے اور دوسری کو نہ ملے۔ یہ بھی نہ ہو کہ کسی مخصوص لیڈر کو ملے اور باقی contestants کو نہ ملے۔ پارٹی کا لیڈر ہو یا کوئی بھی contestant ہو، سب کو مکمل security provide کی جائے۔ الیکشن کمیشن کو چاہیے کہ الیکشن کو free and fair بنانے کے لیے انتظامات یقینی بنائے۔ بہت شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: میڈم پرائم منسٹر۔

محترمہ انعم آصف (یوتھ وزیر اعظم): جس قرارداد پر بات ہورہی ہے، اس کی دو directions ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ campaigning کے دوران security provide کرنا اور دوسرا پولنگ اسٹیشن میں security provide کرنا۔ These are two entirely different things. دونوں پر اگر الگ سے بات کی جائے تو I guess that would be more comfortable for everybody,

پہلے حصے میں جہاں آپ نے سیاسی جماعتوں کو security provide کرنی ہے، اس میں بھی دو چیزیں ہیں۔ ایک وہ portion جس میں ان جماعتوں کو threat کا سامنا ہے and the other portion is that the political parties which do not face any similar kind of threat. The security level for both of them might be different at this stage. We completely endorse the resolution but I would like to add few of the things that you cannot focus your attention to only the three parties just because of their stance for a particular reason. آپ نے دفاعی حکمتِ عملی اختیار نہیں کرنی بلکہ you must go for some active strategy. Devise the ways how you can accommodate or cater these things by going on rather than کہ آپ security بڑھاتے جاؤ، آرمی کو اور رینجرز کو involve کرلو۔ You have to take proper action against these things so that these can be completely eliminated. So, concluding the first part, security should be given to both types of parties, those with threats and those without threats because life of any person is equally important.

جہاں تک دوسرے portion کا تعلق ہے، پولنگ سٹیشنوں پر جو security provide کی جائے گی، I don't think کہ آرمی کو اس طرح سے involve کرنے کی recommendation دینی چاہیے۔ The one thing that could only be taken care of کہ آپ لوگ اس چیز کو یقینی بناؤ کہ ہر حلقے میں security provide کی جائے with every person contesting irrespective of the fact of belonging of the person who is contesting and either to which category of the party facing threat or party without facing the threat. So, security at both levels should be provided. My party endorses the resolution. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Now, I put the resolution to the House for vote.

(The motion was carried and the resolution was adopted)

Madam Deputy Speaker: Now, we are going to move on to item 4 of our agenda. Mr. Muhammad Kashif Khan Khichi, Mr. Muhammad Danish Raza, Mr. Saqlain Saleem, Mr. Muhammad Nabeel Sandhu and Miss Ayesha Tahir would like to move a resolution. Mr. Muhammad Khan Khichi, please move the resolution.

Mr. Muhammad Kashif Khan Khichi: Thank you Madam Speaker. I beg to move the following resolution:

> "The House is of the opinion that special investigation should be carried out and made to public, the findings over Quetta and Karachi carnage and sectarian target killings. So that conspiracy to sabotage peaceful environment of the country should be exposed. Moreover there is a need to check the foreign factor to destabilize our beloved country. Attacks against any citizen of Pakistan must be condemned and culprits must be brought to justice."

میڈم سپیکر، محترم اپوزیشن لیڈر اور محترم پرائم منسٹر! میں آپ سب کی توجہ اس گھمبیر issue کی طرف مبذول کرانا ضروری سمجھتا ہوں اور اس ایوان کو بھی اس issue پر کچھ بتانا چاہتا ہوں۔ کوئٹہ اور کراچی میں جب سے attacks ہوئے ہیں، کچھ وقت کے لیے تو ان کو highlight کیا گیا لیکن آج تک ہمیں نہیں بتایا گیا کہ ان حملوں کے ذمہ داران کون ہیں۔ ان واقعات کی کوئی بھی transparent investigation نہیں ہوئی اور نہ ہی ایک عام شہری کو اس کے consequences اور culprits کا آج تک پتا چل سکا ہے کہ کون اس کا ذمہ دار ہے۔

جناب سپیکر! 1973 کا آئین ہمیں Right to information کا آئینی حق دیتا ہے۔ آرٹیکل 19A میں درج ہے کہ:

> "19A. Every citizen shall have the right to have access to information in all matters of public importance subject to regulation and reasonable restrictions imposed by law."

اس آرٹیکل کے تحت ہمیں یہ حق حاصل ہے کہ ان attacksکے ذمہ داران کو سامنے لایا جائے اور ان کو symbolic قسم کی سزا دی جائے تاکہ مستقبل میں کبھی بھی اس طرح کی target killing کے واقعات نہ ہوں اور پاکستان کو توڑنے کی منظم سازشیں نہ ہوسکیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ جتنی بھی بیرونی طاقتیں ہیں جو اس issue میں involve ہیں اور جو پاکستان کے امن کی دشمن ہیں، میں چاہوں گا کہ پاکستان میں ایک ایسی منظم پالیسی اختیار کی جائے جس کے تحت بیرونی طاقتوں کی روک تھام کی جائے تاکہ وہ پاکستان کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی نہ کرسکیں۔ ہمیں اس کے لیے منظم framework بنانے اور کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! پاکستان تقریباً 180 ملین لوگوں پر مشتمل ایک ملک ہے جس میں مختلف sects اور communities رہتی ہیں۔ اگر ہم اپنی roots دیکھیں تو ہم ایک خدا، ایک رسول اور ایک کتاب پر یقین اور ایمان رکھتے ہیں۔ ہمیں آپس میں ایک دوسرے سے اختلاف کرنے یا لڑنے کی بجائے، اتفاق سے رہنا چاہیے۔ ہمیں تلوار کے بجائے قلم کی لڑائی اپنانی چاہیے۔ اس کے علاوہ پاکستان کو اور بھی بہت سے مسائل درپیش ہیں۔ اگر مسائل کی یہی صورتحال جاری رہی تو وہ دن دور نہیں ہے جب پاکستان میں civil war جیسی صورتحال پیدا ہوجائے اور ہم اس گھمبیر issue یا disease کی remedy ڈھونڈنے میں ناکام ہوسکتے ہیں۔ پاکستان بنا تھا تو ہم نے قربانیاں دی تھیں، وہ بات سمجھ میں آتی ہے لیکن آج اتنی جانوں کا زیاں، آج ہماری مائیں، بہنیں اور بیٹیاں بیوہ ہو رہی ہیں، آج لوگوں کے گھروں سے جنازے اٹھ رہے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ کیا وجہ ہے کہ ان واقعات کے ذمہ داران کھلے عام پھر رہے ہیں، ان کو کوئی سزا نہیں دی جاتی؟ کیا اسی طرح پاکستان میں قتل و غارت ہوتی رہے گی؟ کیا اسی طرح لوگ چیخ و پکار کرتے رہیں گے؟ کیا پاکستان میں کبھی انصاف کی فراہمی یقینی بنائی جاسکے گی؟

جناب سپیکر! میں چاہوں گا کہ اس issue کی proper طریقے سے investigation کی جائے، اس معاملے کو seriously لیا جائے، اس کے culprits کو پکڑا جائے اور انہیں symbolic قسم کی سزا دی جائے تاکہ next time پاکستان کو توڑنے یا domestically weak کرنے کی سازشوں کو مکمل طور پر ناکام بنایا جاسکے۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترمہ عائشہ طاہر صاحبہ۔

جناب محمد کاشف خان کھچی: میڈم سپیکر! بدقسمتی سے میرے تمام ساتھی کچھ genuine reasons کی وجہ سے absent ہیں جس وجہ سے میں نے اس قرارداد کو move کیا ہے۔ میری خواہش ہوگی کہ اگر دوسرے دوست اس قرارداد پر بات کرنا چاہیں تو ضرور کریں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترمہ شاہانہ صاحبہ۔

محترمہ شاہانہ افسر: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں اس resolution کو support کرتی ہوں۔ کاشف خان کھچی صاحب نے اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ ان واقعات کی investigation ہونی چاہیے، ایسی چیزوں کو condemn کیا جانا چاہیے اور foreign involvement کی صحیح طرح سے investigations ہونی چاہییں، میں اس میں صرف یہ چیز add کرنا چاہتی ہوں کہ investigations کے ساتھ ساتھ ایسے productive measures لینے چاہییں کہ ہم future میں ایسی چیزوں کو روک سکیں۔ ہمیں ان لوگوں کو محض symbolic سزا دینے پر ہی اکتفا نہیں کرنا چاہیے بلکہ آئندہ ایسے واقعات کا تدارک بھی کرنا چاہیے۔ ہم جانتے ہیں کہ وہ factors بہت strong ہیں اور ان کے لیے لوگوں کو persuade کرنا بہت آسان ہے جس کے تحت وہ اس طرح کے اور لوگ پیدا کریں گے اور دوبارہ اس طرح کے واقعات کریں گے۔ میں صرف یہ چیز add کرنا چاہتی ہوں کہ نا صرف ان کی investigations carry out کی جائیں بلکہ اس کے ساتھ ایسے اچھے measures بھی لیے جانے چاہییں کہ مستقبل میں اس طرح کے واقعات کی مکمل روک تھام کی جاسکے۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترم یاسر عباس صاحب۔

Mr. Yasir Abbas: Thank you Madam Speaker. I fully agree with what the movers of the resolution have tabled in the Parliament. I totally agree with it. It has been our national dilemma that in Pakistan there has not been any proper investigation at first. If by chance, any investigation has ever been carried out, ironically, it has not be made public.

The element of secrecy is there. I believe the democratic practice is not undermined. We believe in a democratic practice where our citizens should have a chance to have access to the national information, no matter what is the level or intensity of it.

دوسری بات یہ ہے کہ اس سے پہلے ہمارے ہاں جتنے بھی واقعات رونما ہوئے چاہے وہ میمو گیٹ کمیشن ہو، چاہے بےنظیر قتل کی رپورٹ ہو یا ایبٹ آباد کمیشن کی رپورٹ ہو، کوئی بھی منظر عام پر نہیں آئی۔ یہ ہماری ریاست اور حکومت کے failure کو ظاہر کرتی ہے۔ سب سے پہلے تو اس failure کی بہت سی وجوہات ہیں۔ پچھلے سیشن میں ہم نے بات کی تھی، ہمارے ہاں جو ا یک judicial process ہے، جو تھانہ کلچر ہے، ہمارے ہاں ایک free and fair trail نہ ہونے کی وجہ سے یہ چیزیں further رونما ہورہی ہیں، killings ہورہی ہیں، بم دھماکے ہورہے ہیں، ان کے culprits کو پکڑا نہیں جاتا اور ان کو قرار واقعی سزا نہیں دی جاتی۔ I fully agree with this resolution and I believe that our fellow parliamentarians should come up with proposals so as to enhance our judicial system at first. ایسے واقعات کی تہہ تک پہنچنے کے لیے ایف آئی آر کے اندراج سے جو ہمارا عدالتی طریقہ کار شروع ہوجاتا ہے، اسے ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترم ارسلان علی صاحب۔

جناب ارسلان علی: شکریہ محترمہ سپیکر صاحبہ۔ میرا تعلق کراچی سے ہے تو میں specifically کراچی کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا۔ وہ کراچی جو ڈاکٹر عطاءالرحمٰن، مفتی تقی عثمانی صاحب اور مفتی نورانی صاحب جیسے ناموں سے جانا جاتا تھا، آج وہی اجمل پہاڑی، راشد کانا، شاہد چربی اور عثمان لنگڑا جیسے لوگوں کے ناموں سے جانا جاتا ہے۔ میں چاہوں گا کہ اس قرارداد میں یہ بات add کی جائے کہ صرف ان لوگوں کو expose نہ کیا جائے بلکہ ان کے خلاف necessary measures بھی لیے جائیں۔

دو تین مہینے پہلے کراچی بدامنی کیس میں ڈی آئی جی (انوسٹی گیشن) نے سپریم کورٹ میں ایک رپورٹ پیش کی جس میں انہوں نے 208 لوگوں کے نام سپریم کورٹ کے سامنے رکھے۔ ان میں سے 81 کا تعلق ایم کیو ایم سے تھا، 9 کا تعلق پی ٹی آئی سے تھا، کچھ کا تعلق سندھی تحریک سے تھا، جبکہ باقی دوسری جماعتوں سے تعلق رکھتے تھے۔ بات یہ ہے کہ وہ لوگ expose تو ہوگئے لیکن اب

ہمیں measures لینے کی ضرورت ہے۔ میں چاہوں گا کہ اس قرارداد میں یہ الفاظ add کیے جائیں کہ ہمیں necessary measures بھی لینے چاہییں۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترم راجیش کمار صاحب۔

جناب راجیش کمار مہاراج: شکریہ میڈم ڈپٹی سپیکر صاحبہ۔ میں کاشف صاحب اور دوسرے ساتھیوں کی جانب سے پیش کی گئی قرارداد کو مکمل طور پر support کروں گا۔ کراچی اور کوئٹہ کے حالات سے ہمارے ملک کی identity پر برُا اثر پڑ رہا ہے۔ ان واقعات میں capitalists قوتیں ملوث ہیں جبکہ کچھ حد تک ہماری حکومت بھی irresponsible رہی ہے۔

جہاں تک کراچی کے حالات کا تعلق ہے، جب بھی فیصلہ کیا گیا کہ کراچی میں operation کیا جائے گا تو وہ operation کچھ علاقوں تک ہی محدود رکھا گیا جیسا کہ لیاری کا علاقہ ہے۔ اس operation کو target killing کی جگہوں تک نہیں لے جایا گیا۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جب کبھی کہیں target killings ہوتی ہیں اور اس طرح کے مسائل سامنے آتے ہیں اور شہریوں کے حقوق violate ہوتے ہیں تو ہم مشکل میں پڑ جاتے ہیں۔ میں کہوں گا کہ operation کو extend کرنا چاہیے۔ جہاں تک target killers کی بات ہے تو یہ تقریباً پورے کراچی میں موجود ہیں، اس لیے operation کو بھی ان علاقوں تک پھیلایا جائے۔ ٹارگٹ کلنگ کے واقعات سے ہمارے ملک کی identity پر بہت برا effect پڑتا ہے۔

میں اس قرارداد کی مکمل حمایت کرتا ہوں۔ میں مطالبہ کروں گا کہ main culprits کو بےنقاب کرکے انہیں قرارواقعی سزا دی جائے تاکہ ان واقعات کا سدباب ہوسکے۔ بہت شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترم کاشف علی صاحب۔

Mr. Kashif Ali: Thank you Madam Speaker. I just want to congratulate Mr. Kashif Khan Khichi for bringing out such a balanced and important resolution with all the highly pertinent points. I completely endorse it. Thank you.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترم مطیع اللہ صاحب۔

جناب مطیع اللہ ترین: میں اس قراداد سے مکمل طور پر agree کرتا ہوں۔ اس قرارداد میں کچھ points add کرنا میرے خیال میں suitable رہے گا۔ سیاسی جماعتوں کا اس resolution سے ایک direct link بنتا ہے خاص طور پر کراچی کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ جہاں target killings ہورہی ہیں۔ سیاسی جماعتوں کے militant wings کا direct ذکر شاید یہاں نہ بنتا ہو کیونکہ سیاسی جماعتیں بار بار اس چیز کو deny کرچکی ہیں but there is no doubt in the factکہ وہ سیاسی جماعتیں جن کا بار بار اس situation کے حوالے سے نام لیا جاتا ہے، ان کے militant wings بھی موجود ہیں۔ اپوزیشن سے ایک رکن نے جن لوگوں کے نام لیے ہیں کہ کراچی کو ان لوگوں کے ناموں سے جانا جاتا ہے، اس رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ کن جماعتوں سے تعلق رکھتے ہیں، اس میں ایم کیو ایم کے کتنے بندے ہیں، اس میں اے این پی اور باقی جماعتوں کے کتنے بندے شامل ہیں۔ I do support that.

دوسری بات، میرے خیال میں اس قرارداد کے تین parts ہیں۔ مسئلے کے حل کی طرف جانے کے لیے ان کو الگ الگ scenario میں دیکھ کر، الگ طریقے treat کیا جانا چاہیے۔ جیسا کہ میں نے کہا کراچی میں سیاسی جماعتوں کا ایک role بنتا ہے، اس role کو analyze کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ اس حوالے سے چیف جسٹس صاحب نے جو suo motu لیا تھا، ان judicial decisions پر concerned authorities کو act کرنا چاہیے۔ یہ action فوری طور پر نظر بھی آنا چاہیے۔

کوئٹہ کے حوالے سے میں کہنا چاہوں گا کہ وہاں situation تھوڑی سی different ہے۔ وہاں aggrieved لوگوں کی کچھ reservations ہیں، ایک aggrieved class کی جو ایک cessation movement بھی چلا چکی ہے۔ ان کی reservations کو treat کیا جائے۔ They must be held on those grounds.

جہاں تک sectarian killings کی بات ہے تو یہ معاملہ کچھ banned outfits کے ذریعے carry out کیا گیا ہے۔ They have openly declared that they are responsible for those acts. کوئٹہ میں جو پچھلے دو

خودکش حملے ہوئے ہیں، ان کی ذمہ داری بھی ایک banned outfit نے قبول کی ہے۔ اس لیے ان banned outfits کے خلاف action لیا جانا چاہیے۔ حکومت، اپوزیشن یا کوئی بھی سیاسی جماعت جو ان banned outfits کے ساتھ تعلقات رکھنا چاہے یا ان کے ساتھ سیاسی alliance بنانا چاہے تو ہمیں اس چیز کو بھی openly condemn کرنا چاہیے تاکہ وہ لوگ اس سے باز آجائیں۔ I totally support this resolution. بہت شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: میڈم پرائم منسٹر۔

Miss Anam Asif: Starting with the things, the Article that gives the right to everybody to know the situation, that is going on. It is important that whatever is being happened over here, everybody has the right to be on the same page as the Government to know what is going on, how the things have been happened and what their strategy is to follow up these things later on.

I completely endorse whole of the thing that whatever is happened, these are for the people. We are the people who are facing them. So, we actually are the first ones that should know how they have happened and how the Government is taking care of and avoiding these things in future.

جو بھی فرقہ وارانہ قتل ہوتے ہیں یا جتنی بھی violations ہوتی ہیں، ان کی proper report عوام کے ساتھ share ہونی چاہیے based on the fact کہ اس میں strategies بھی لکھی جائیں اور ہر چیز کو incorporate کیا جائے۔ ہمارے ایک ساتھی، مطیع اللہ ترین نے بات کی کہ اس معاملے میں سیاسی جماعتوں کی involvement بہت اہم ہے۔ آپ صرف ان factors کو یا کسی ایک organization کو target نہیں کرسکتے، you have to incorporate all the political factors which are involved in it. جو رپورٹ بھی بنے یا جو بھی تحقیقات ہوں، اسے عوام کے ساتھ share کیا جانا چاہیے irrespective کہ وہ کس جماعت کے ساتھ رہتا ہے۔ اس میں کوئی بھی influence نہیں ہونی چاہیے۔

Second thing, they must be given the symbolic punishment because it is the most important factor that will eliminate or avoid the causes and occurrence of these incidents in future.

Thirdly, the most important thing is strategy. As soon as any report is published, the investigation is shared with public, only investigation or punishment are not the only things that are required. The most important thing is that what you are going to do with the things in future. A complete strategy must be defined as to how the things have happened and later on, how it could be combated. These three things must be shared with public and I completely endorse this resolution. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Now I put the resolution to the House.

(The motion was carried and the resolution was adopted)

Madam Deputy Speaker: Now we are going to move on to item No. 5 of our agenda, Ms. Zaib Liaqat would like to move a resolution.

Ms. Zaib Liaqat: I beg to move the following resolution:

> "This House is of the opinion that the overseas Pakistanis should be given the right to vote. The change is expected to affect more than three million Pakistanis living abroad. The possibility of introducing a "postal balloting" method seems to be the most easily implemented option, given the time available. Alternatively polling stations can be established at the embassies and consulates in foreign jurisdictions and the embassy officials can be appointed as the returning officers."

میڈم ڈپٹی سپیکر! یہ وقت کی اہم ضرورت ہے کہ سمندر پار پاکستانیوں کو ووٹ کا حق دیا جائے کیونکہ یہ اربوں کا زر مبادلہ پاکستان بھیجتے ہیں اور ان کا پاکستان کی تعمیر و ترقی میں ایک اہم کردار ہے۔ ان لوگوں کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ پاکستان کے future کے بارے میں decide

کرسکیں۔ چونکہ 11مئی کا دن بہت قریب ہے، اس لیے ہم postal balloting کا سہارا لے سکتے ہیں تاکہ سمندر پار پاکستانی ووٹ دے سکیں۔ اس کے لیے ہم 11 مئی والے دن embassies کو پولنگ سٹیشن میں change کرسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم embassy officials کو بطور returning officers, appoint کرسکتے ہیں۔ یہ میری قرارداد ہے اور میں اسے ایوان کے سامنے منظوری کے لیے پیش کرتی ہوں۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Any member who want to speak. Yes Wali Kakar *sahib*.

حضرت ولی کاکڑ: بہت شکریہ میڈم سپیکر۔ سمندر پار پاکستانیوں کو ووٹ کا حق دینے کی بات بالکل appreciable ہے لیکن اس قرارداد کا آخری حصہ کہ embassy officials can be appointed as returning officers یہ تھوڑا strange لگ رہا ہے کہ ایک embassy کے staff کی ہمدردیاں کسی ایک پارٹی کے ساتھ ہوسکتی ہیں۔ اس صورت میں ہم کس طرح یقین کرسکتے ہیں کہ وہ neutral ہوں گے جیسا کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان کے returning officers ہوتے ہیں۔ میری اس point پر reservation ہیں۔ اس کو کسی اور sense میں لکھا جائے لیکن جہاں تک بات ہے سمندر پار پاکستانیوں کو ووٹ کا حق دینے کی تو میرے خیال میں یہ بالکل صحیح بات ہے۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترمہ سطوت وقار صاحبہ۔

Ms. Sitwat Waqar: Thank you Madam Deputy Speaker. It is an important resolution but I have a reservation.

یہ لوگ جو دوسرے ممالک میں رہ رہے ہیں، پاکستان میں نہیں رہتے، ان کو پاکستان کی صورتحال کا علم ہی نہیں ہوتا۔ اس صورت میں آپ ان کو کیسے right دے سکتے ہیں کہ وہ decide کریں کہ پاکستان کا future کیا ہونا چاہیے۔ یہ لوگ الیکشن کے بعد بھی وہیں رہیں گے۔ ہوسکتا ہے کہ ان کے کوئی اور interests ہوں چونکہ وہ پاکستان میں رہ ہی نہیں رہے۔ How can you trust their votes. That is what I want to say. Thank you.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترم یاسر عباس صاحب۔

Mr. Yasir Abbas: I fully endorse what the fellow parliamentarian has just tabled. I believe that these people are contributing a lot for the economy of our country and in fostering our image in international community. They have a due right to participate and be part of the Pakistani politics and political development.

The story and the thinking should be different for all those who have a dual nationality and the people residing outside Pakistan are there for the purpose of economic well being, for their jobs or business purposes. They should be given the right to vote provided that they have a Pakistani nationality or they are not dual nationals.

چونکہ دوہری شہریت رکھنے والے جب state functionaries میں آتے ہیں تو پھر ان کی وفاداری challenge ہوجاتی ہے اور اس پر public میں شکوک پیدا ہوجاتے ہیں۔

I believe that the overseas Pakistanis should be given an equal opportunity to vote and Government of Pakistan should facilitate them as to such an extent where the Pakistanis living in Europe, Africa or anywhere in world may be facilitated for voting. Thank you.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترم ریان نیاز صاحب۔

جناب ریان نیاز خان: شکریہ میڈم ڈپٹی سپیکر۔ میں اس قرارداد کو totally oppose کروں گا۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ ایک بندہ جب کسی دوسرے ملک کی nationality لے لیتا ہے تو پھر اس کی اپنے ملک سے loyalty مشکوک ہوجاتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ الیکشن سے کچھ دن پہلے leaders nominate ہورہے ہیں کہ کون کس پارٹی کی طرف سے الیکشن میں participate کرے گا۔ مثال کے طور پر اگر میں پچھلے تین سال سے ملک سے باہر ہوں تو پھر میں

کیسے judge کرسکتا ہوں کہ میرا leader صادق اور امین ہوگا۔ وہ آئین کے آرٹیکل 62 اور 63 کو کس طرح follow کرے گا۔

محترمہ زیب لیاقت: میڈم! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ overseas اور dual national میں بہت فرق ہے۔ This resolution is talking about the overseas Pakistanis, not the dual nationals.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترمہ زیب صاحبہ! پہلے سپیکر سے اجازت لی جاتی ہے اور پھر پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی جاتی ہے۔

جناب ریان نیاز خان: یہ بےشک overseas کی بات کریں لیکن اس میں یہ دیکھیں کہ ہمارے پاس ابھی database اتنا strong نہیں ہے، ہم پہلے ہی اپنا database بہت سے ملکوں کو دے چکے ہیں لیکن اب ہم دنیا کے ہر ملک اور ہر نکر پر اپنے ملک اور اپنے لوگوں کا data نہیں دے سکتے۔ پہلے Wikileaks کا واقعہ ہوچکا ہے، کل کو پاکستان کے بارے میں اسی طرح کے بہت سے دوسرے different issues سامنے آسکتے ہیں جس میں ہماری بہت سی important چیزیں دوسرے ملکوں تک پہنچ سکتی ہیں۔

انہوں نے زرمبادلہ کی بات ہے، میں add کرنا چاہوں گا کہ سمندر پار پاکستانی ہر سال 13 ارب ڈالر کی remittances پاکستان بھیجتے ہیں لیکن اس میں ایک issue ہے۔ جیسا کہ میں ایک انجینئر ہوں، میں یہاں سے انجینئر بن کے جاتا ہوں، حکومت مجھ پر بیس سے پچیس لاکھ روپے خرچ کرتی ہے، میں جب دوسرے ملک میں جاکر ان کو serve کرتا ہوں تو میں اپنی حکومت کو in return کیا دیتا ہوں، کچھ بھی تو نہیں۔

ابھی ہماری پہلی جمہوری حکومت نے پانچ سال مکمل کیے ہیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ کچھ ایسے لوگ decision making میں آجائیں جو کہ اس جمہوری عمل کو derail کریں۔ ان لوگوں کو آئین کے آرٹیکل 62 اور 63 کا پتا بھی نہیں کہ کون صادق اور امین ہے۔ میں اس قرارداد کو totally oppose کروں گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی محترمہ زیب صاحبہ۔

محترمہ زیب لیاقت: میڈم! پہلے تو میں اپنا وہی point clear کرنا چاہ رہی ہوں کہ overseas Pakistanis اور dual nationals میں بہت فرق ہے۔ Dual national وہ ہے جس نے دوسرے ملک کی nationality کے لیے apply کیا اور اسے مل گئی جبکہ overseas Pakistani وہ ہے جو کام، روزگار یا پڑھنے کے لیے دوسرے ملک گیا ہو۔ دوسرے ملک جاکر وہ وہاں کا national نہیں بن جاتا۔

انہوں نے زرمبادلہ کی بات بھی کی۔ اس وقت ہمارے ملک کی economy صرف اسی زرمبادلہ کی وجہ سے strong نظر آتی ہے۔ اگر یہ factor نہ ہو تو ہمارے ملک کی economy کی صورتحال بہت ابتر ہو۔ میرے خیال میں ان لوگوں کو ملک کا future decide کرنے کے لیے ہم لوگوں کی approval کی ضرورت نہیں ہے بلکہ یہ ان کا حق ہے۔ انہیں ووٹ کا حق ضرور ملنا چاہیے۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: میں future reference کے لیے کہوں گی کہ جب کوئی ممبر بات کررہا ہو اور آپ نے اپنا موقف پیش کرنا ہو تو please دوسرے بندے کو پہلے اپنی بات ختم کرنے دیجیے۔ اس کے بعد جب آپ کی باری آئے تو بولا کیجیے۔ شکریہ۔ محترم اسد چٹھہ صاحب۔

Mr. Asadullah Chattha: Thank you Madam Speaker. First of all, I would like to say that I completely endorse this resolution.

دوسری بات، ابھی یہاں میرے ایک فاضل دوست نے ایک بات کی کہ سمندر پار پاکستانیوں کو 62 اور 63 کا پتا نہیں ہے۔ اس میں سب سے important چیز یہ ہے کہ جو electorate ہے، جن لوگوں نے ووٹ cast کرنا ہے، وہ لوگ 62 اور 63 کو نہیں دیکھیں گے۔ آئینی اور قانونی طور پر یہ کام returning officers کا تھا، یہ scrutiny کا process تھا جس سے وہ لوگ اب گزر چکے ہیں۔

ابھی ادھر میڈم سطوت نے بات کی کہ وہ لوگ پاکستان میں رہ ہی نہیں رہے تو وہ ووٹ کیوں ڈالیں۔ ان کی information کے لیے میں یہ بتانا چاہوں گا کہ جب آئین کسی شخص کو، کسی بھی پاکستانی کو کوئی right دے رہا ہے تو اسے وہ حق ملنا چاہیے۔ اگر ایک پاکستانی باہر کے ملک جارہا ہے تو وہ اس قوم کو serve کرنے کے لیے بھی جارہا ہے،
in simple terms he is an ambassador of this country. Each and every Pakistani who is residing outside this country is in fact an ambassador of this country. They must be given the right to cast their vote. The Election Commission must provide a perfect procedure for them to cast their vote. Thank you very much.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترم عمر نعیم صاحب۔

جناب عمر نعیم: میڈم سپیکر! میں آج کی قرارداد کو definitely oppose کروں گا۔ ہم postal balloting کے لیے جو اتنا procedure set کررہے ہیں، بہتر یہی ہے کہ اپنے ملک میں free and fair election کے معاملے پر توجہ دی جائے بجائے اس کے کہ ہم سمندر پار پاکستانیوں کے معاملے پر اتنی investment کریں۔ اس کی بجائے ہمیں اپنے ملک میں الیکشن کے حالات میں بہتری لانے کے لیے کام کرنا چاہیے۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترم احمد سلمان صاحب۔

جناب احمد سلمان ظفر: بہت شکریہ میڈم سپیکر۔ سب سے پہلے تو میں congratulate کرنا چاہوں گا مس زیب لیاقت کو کہ انہوں نے اتنا important resolution put forward کیا۔ میں تین چار points discuss کرنا چاہوں گا۔ سب سے پہلے یہ ہے کہ overseas Pakistanis کی اپنے ملک کے gross national product (GNP) میں remittances کے ذریعے contribution کو آپ نظر انداز نہیں کرسکتے۔ ہماری GNP میں ان کی ایک substantial contribution ہے۔ اس کے علاوہ ان کا پاکستان کے اندر اتنا ہی stake ہے جتنا ہم لوگوں کا ہے جو پاکستان میں رہ رہے ہیں۔

یہاں ایک بھائی نے overseas Pakistani اور dual national میں فرق کی بات کی، شاید وہ اس بات کو confuse کرگئے تھے۔ An overseas Pakistani is not necessarily a dual national. مس زیب لیاقت نے بعد میں وضاحت بھی کی کہ کچھ students بھی باہر کے ملکوں میں پڑھ رہے ہیں، مڈل ایسٹ میں بہت سے لوگ کام کرنے کے حوالے سے گئے ہوئے ہیں، UK میں پاکستانی Diaspora community کافی بڑی تعداد میں موجود ہے۔ ان کا پاکستان کے متعلق جو کردار ہے، جو sincerity ہے، جو nationalism ہے، اگر ہم ان کو right of vote نہیں دیتے تو وہ doubt create کرنے کے مترادف ہوجائے گا۔ They might feel alienated if they are not granted the right to vote.

میڈم سطوت وقار نے بات کی کہ overseas Pakistanis are not aware of the issues of Pakistan. انتہائی ادب کے ساتھ، آج کل میڈیا کا دور ہے، آپ کا الیکٹرانک میڈیا، پرنٹ میڈیا اتنا vibrant ہے، لوگوں کو اتنی access ہے کہ لوگ دنیا کے کسی بھی کونے میں ہوں، وہ پاکستان کے issues سے aware ہوتے ہیں۔ یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے۔ آپ کو ہر سیکنڈ کے بعد update مل رہی ہوتی ہے۔ اخبارات online available ہیں، نیوز چینلز پر مختلف پروگرام دکھائے جاتے ہیں جن کے ذریعے لوگ چاہے دنیا کے کسی بھی کونے میں ہوں، issues سے aware ہوتے ہیں۔

Secondly, if I am not wrong, the ECP has recently devised a mechanism to get the votes of overseas Pakistanis cast through postal ballot. Please correct me if anyone knows.

یہ پیش رفت حال ہی میں ہوئی ہے، میں نے ایک اخبار میں پڑھی تھی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترم کاشف علی صاحب۔

Mr. Kashif Ali: Thank you Madam Speaker. With regard to this resolution, I think we have mixed up a couple of things.

جو points حکومت یا اپوزیشن کی طرف سے پیش کیے گئے ہیں، میں نے سنے ہیں۔ سب سے بڑی misconception, to camouflage یہ تھی کہ جو ایک right of vote ہے یا ووٹ دینا نہیں چاہیے، ان دونوں میں فرق ہے۔ ٹھیک ہے، we understand کہ ووٹ ڈالنے کا حق ہر پاکستانی کے پاس ہے، چاہے وہ امریکہ، مڈل ایسٹ یا پھر پاکستان میں رہتا ہے۔ ووٹ دینے کا حق، آئین دیتا ہے but the issue is as Sitwat Waqar pointed out but she was misunderstood by the Government کہ اس وقت پاکستان میں اتنے مسائل ہیں کہ آپ کو دیکھنا پڑتا ہے کہ کون سا لیڈر capable enough ہے جو پاکستان کو ایک صحیح track پر رکھے۔ کیا چل رہا ہے اس ملک کی سیاست میں like we discussed very important resolutions with regard to the attacks on various parties. تو یہ سارے important issues ہیں جن کا باہر کے لوگوں کو پتا نہیں ہے، آپ کیسے ان کو simply کہہ سکتے ہیں کہ جی ٹھیک ہے، یہ mechanism ہے اور آپ ووٹ cast کردیں۔

تیسری بات، اس قرارداد میں technical flaws بہت زیادہ ہیں۔ For example, I would read it out. آخری تین لائنیں کہتی ہیں:

> "Alternatively, polling stations can be established at the embassies and consulates in the foreign jurisdictions and the embassy officials can be appointed as returning officers."

میڈم سپیکر! اس ایوان کو یہ یاد دلانا مناسب ہوگا کہ تاریخی طور پر اس ملک کے elections پر external influence بہت رہی ہے۔ جب آپ یہ propose کریں گے، ایسا mechanism create کریں گے، آپ مختلف ممالک میں سفارت خانوں میں پولنگ اسٹیشنز قائم کردیں گے تو آپ معاملات کو neutral کیسے رکھ پائیں گے؟ جو mechanism آپ ان سفارت خانوں میں install کریں گے، آپ کیسے ensure کریں گے کہ وہ completely impartial ہوگا؟ مثال کے طور پر اگر آپ امریکہ میں ایک embassy میں ایک mechanism install کرتے ہیں، and the US embassy tries to outcast its muscle and try to make the people cast their votes in favour of certain leader. اس لیے یہ وہ technical flaws ہیں جنہیں آپ completely deny نہیں کرسکتے۔ At the end of the day, the politics is so precarious in this country, the better option seems to be کہ آپ کم از کم ادھر موجود ووٹروں پر توجہ مرکوز کریں۔ ادھر اس وقت 87 ملین registered voters ہیں۔ یہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ اتنے majority votes register ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ security issues پر بھی توجہ درکار ہے instead of 3 or 4 millions residing outside of the country. اس لیے میرے خیال میں یہ جو ایک misunderstanding ہے کہ ہم right of vote کے خلاف ہیں، اسے clear ہونا چاہیے۔ کوئی بھی اسے constitutionally deny نہیں کررہا۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترمہ شرمین قمر صاحبہ۔

محترمہ شرمین قمر: شکریہ میڈم ڈپٹی سپیکر۔ جیسا کہ ابھی کچھ دیر پہلے حزبِ اختلاف کے لیڈر نے کہا کہ right to vote سے بلاشبہ کسی کو اختلاف نہیں ہے اور یہ ہر پاکستانی شہری کا حق ہے۔ جہاں تک بات ہے ان 87 ملین لوگوں کے ووٹوں کی جو ابھی register ہوئے ہیں، اگر ہم ان کو ووٹ کا حق دے رہے ہیں جن میں وہ لوگ بھی ہیں جو پڑھے لکھے نہیں ہیں، جن میں وہ لوگ بھی ہیں جو بہت غریب خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں، جن کے پاس تعلیم نہیں ہے، اگر ان کے پاس ووٹ دینے کا حق ہے تو پھر میرے خیال میں overseas Pakistanis کو بھی اس بات کا حق ہونا چاہیے کہ ووٹ cast کریں۔ اگر وہ لوگ vote cast نہیں کررہے تو یہ آپ کی حکومت کا flaw ہے کیونکہ وہ پاکستانی شہری ہیں اور ان کے بنیادی حقوق کی فراہمی، حکومتِ پاکستان کا فرض ہے۔

اس کے علاوہ محترمہ سطوت وقار صاحبہ نے ایک بات کہی کہ ان لوگوں نے نہ پاکستان میں رہنا ہے اور نہ کبھی پاکستان واپس آنا ہے تو پاکستان کے issue سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ بات یہ

ہے کہ overseas Pakistanis ہمیشہ کے لیے دوسرے ملکوں میں نہیں رہتے۔ وہ کام کرنے جاتے ہیں، they earn money for their families and they ultimately come back to Pakistan. واپس آکر ان کا اپنی familyکے ساتھ ایک contribution ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ، ان کی families تو یہاں رہ رہی ہیں، ان کا پاکستان کے ساتھ link ہے تو پھر ہم انہیں ووٹ ڈالنے کا حق کیوں نہیں دے رہے تاکہ وہ پاکستانی سیاست میں اپنی contribution دے سکیں۔ کسی بھی شہری کو ownership کا احساس نہیں ہوتا جب تک کہ آپ اس کے rights نہیں دیتے۔ آپ ان سے کیسے توقع رکھ سکتے ہیں کہ وہ آپ کے لیے باہر جا کر کام کریں، پاکستان میں زرِ مبادلہ بھیجیں، پاکستان میں سرمایہ کاری اور اس طرح کی دوسری چیزوں کو support کریں جبکہ آپ ان کے بنیادی حقوق تک دینے کو تیار نہیں ہیں۔ آپ ان کو alienate کر رہے ہیں اور یہ احساس ہی نہیں دلا رہے کہ وہ پاکستانی شہری ہیں۔ کیا صرف وہ 87 ملین لوگ پاکستان کے شہری ہیں جو یہاں رہتے ہیں جبکہ جو باہر رہتے ہیں، وہ پاکستان کے شہری ہی نہیں ہیں۔ آپ اس طرح کا احساس، notion اور image باہر دے رہے ہیں کہ وہ لوگ جو باہر رہتے ہیں، وہ پاکستان کے شہری نہیں ہیں اور انہیں ووٹ دینے کا right نہیں ہے۔ ہم ان پر اس لیے focus نہیں کررہے کیونکہ وہ پاکستان میں نہیں ہیں۔

میرے خیال میں آج محترمہ زیب لیاقت نے جو resolution move forward کی ہے، ہم سب کو اسے support کرنا چاہیے کیونکہ یہ انسانی حقوق اور پاکستان میں رہنے والے تمام لوگوں کے شہری حقوق کی فراہمی کے لیے ضروری ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترمہ شاہانہ صاحبہ۔

محترمہ شاہانہ افسر: شکریہ میڈم سپیکر۔ سب سے پہلے تو میں کہنا چاہوں گی کہ یہ conception بالکل غلط ہے کہ overseas Pakistanis کو rights حاصل نہیں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ overseas Pakistanis واپس یہاں اپنی constituency میں آکر اپنا ووٹ ڈال سکتے ہیں۔ اگر وہ ہر سال بعد اپنے کسی second cousin کی شادی میں یا کسی اور فنکشن میں آسکتے ہیں تو اگر وہ الیکشن کو ضروری سمجھتے ہیں تو اپنی آنے والی dates کو ایسے arrange کرسکتے ہیں کہ الیکشن کے دنوں میں یہاں آئیں اور آکر اپنا vote cast کریں۔

دوسری بات، مس زیب لیاقت نے خود کہا اور بہت سے اور لوگوں نے بھی کہا کہ اب الیکشن بہت قریب ہیں۔ سپریم کورٹ نے ECP کو orders دیے کہ آپ mechanism بنائیں۔ نادرا نے ECP کو کہا کہ ہم ایک ایسا software بنا چکے ہیں کہ جو کہ embassies کو دیا جاسکتا ہے۔ الیکشن کمیشن نے بھی کہا کہ ہم ایک procedure بنا رہے ہیں لیکن فوراً ایسے نہیں ہوسکتا کہ دنیا کے ہر اس ملک میں جہاں پاکستانی رہتے ہیں، software بھیجا جائے اور ایک mechanism develop کر لیا جائے۔ اس وقت الیکشن کمیشن نے کہا ہے کہ اگر الیکشن 11 مئی کو ہی ہوں گے تو وہ صرف دس main ملکوں میں انتظامات کرسکتے ہیں جہاں پاکستانی زیادہ ہیں یعنی صرف وہاں کے لوگ ووٹ cast کرسکیں گے۔ اس کی وجہ سے دوسرے ملکوں میں مقیم پاکستانی زیادہ alienate feel کریں گے کیونکہ ہم صرف دس ملکوں میں مقیم پاکستانیوں کو ووٹ cast کرنے کی اجازت دے رہے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ پھر لوگ یہ reasons دینا شروع کردیں گے کہ ہم نے ان سے بھی votes cast کروانے ہیں، اس لیے الیکشن کو تھوڑا delay کردیا جائے۔ یہ چیز بھی جمہوریت کے لیے اچھی نہیں ہوگی۔

میرا تعلق گجرات کی تحصیل کھاریاں سے ہے۔ وہاں ہر گھر میں اگر دو بیٹے ہیں تو دونوں باہر ہیں، اگر ایک بیٹا ہے تو وہ باہر ہے۔ اگر وہ لوگ سات آٹھ جماعتیں پڑھ کر اس چیز کو prefer نہیں کرتے کہ یہاں education حاصل کریں، ادھر کی universities میں پڑھیں اور پھر یہیں job کریں بلکہ وہ اپنے گھر والوں کو یہ کہتے ہیں کہ وہ باہر کے ملک میں جاکر پیسا کمائیں کیونکہ یہاں life مشکل ہے۔ وہاں وہ اچھی طرح رہ سکتے ہیں۔ لوگ ان کو رشتے دیتے ہیں جو باہر بیٹھے ہوئے ہیں جبکہ ان کو رشتے نہیں دیتے جو یہاں پاکستان میں نوکریاں کررہے ہیں تو پھر ایسے لوگ جو پاکستان کو ان

چیزوں میں prefer نہیں کرتے، ان کو میرے خیال میں تو بالکل بھی right نہیں ہونا چاہیے کہ وہ election process میں کوئی حصہ لے سکیں۔

یہاں بات کی گئی کہ dual nationals اور overseas میں فرق ہے تو میرے بہت سے کزن باہر کے ملکوں میں مقیم ہیں۔ میں admit کرتی ہوں کہ میرے دس بارہ فرسٹ کزن باہر ہیں اور وہ دس دس سال وہاں گزار چکے ہیں تاکہ انہیں وہاں کی nationality مل جائے۔ ان کی شادیاں ہوئیں، ان کی بیویاں وہیں ہیں، ان کے بچے بھی وہیں ہیں، بچے automatically وہاں کے nationals ہیں۔ اس لیے یہ conception غلط ہے کہ وہ dual nationals نہیں ہیں۔ وہ dual nationals بن چکے ہیں اور وہ لوگ اپنے ماں باپ کو ملنے یہاں نہیں آتے بلکہ ان کے ماں باپ وہاں ان کو ملنے جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو میرے نزدیک بالکل بھی right نہیں ہونا چاہیے۔ اگر وہ right لینا چاہتے ہیں تو وہ یہاں اپنی constituency میں آئیں اور یہاں آکر ووٹ دیں۔

جناب کاشف علی: پوائنٹ آف آرڈر میڈم سپیکر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

Mr. Kashif Ali: Since the issue has turned out very hot, I just want to counter to what Miss Sharmeen said.

دیکھیں میں پھر وہی بات کہوں گا کہ ہم دو چیزوں کو mix up کررہے ہیں۔ ایک right of vote ہے اور دوسرا ہم ایسی چیز کی طرف توجہ دلا رہے ہیں کہ کون سی چیز practical ہے اور کون سی چیز impractical ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ باہر تین ملین یا چار ملین رہنے والے لوگ پاکستان کے شہری نہیں ہیں۔ They have the constitutional right to give vote مگر ہم practical بات کررہے ہیں کہ ایک نگران حکومت ہے جو weak ہے، ایک الیکشن کمیشن آف پاکستان ہے جس کا mandate اس وقت اتنا strong نہیں ہے، وہ ملک کی internal situation کو نہیں سنبھال پارہے، آپ ان کو کہہ رہے ہیں کہ external influence کو بھی control کریں۔ پھر وہی بات آجاتی ہے کہ قرارداد میں technical flaws ہیں۔ دیکھیں ہم external influence کو deny نہیں کرسکتے۔ پاکستان کی تاریخ میں پچھلے ساٹھ سالوں میں ہر الیکشن میں external influence رہا ہے۔ You cannot complete it devoid the important stakeholders in Pakistan's elections which have historically played a pivotal role and I would name them, the United States and the U.K. اب امریکہ کی embassy میں اگر آپ returning officers لگاتے ہیں اور مثال کے طور پر اگر آپ پاکستان کے امریکہ میں سفیر کو returning officer لگا دیتے ہیں then how much surety do you have that the Ambassador who is serving Pakistan in the United State's Embassy is not himself politically neutral. آپ ان چیزوں کو ensure نہیں کرسکتے۔

At the end of the day, it is not all about right, it is not all about alienating Pakistani citizens residing in the outside countries but it is all about what is practical. It is all about how much strength your Government at the moment has. Let them control the internal mess. We understand that the Pakistanis residing abroad have got the right to vote, but we have to consider what is practicable at the moment. Thank you.

(Numerous voices of "point of order" were raised)

Madam Deputy Speaker: Order in the House.

جناب اسداللہ چٹھہ: میڈم! یہاں procedures کی violation ہورہی ہے۔ پوائنٹ آف آرڈر صرف تب raise کیا جاسکتا ہے جب procedure کی کوئی violation ہورہی ہو۔ کسی بھی substantive چیز پر پوائنٹ آف آرڈر raise نہیں کیا جاسکتا۔ Rule 58 میں یہ چیز specifically mention ہے۔ کاشف صاحب نے بھی جو پوائنٹ آف آرڈر raise کیا، وہ بھی rule کی violation کے زمرے میں آتا ہے، اس لیے future میں اس چیز سے اجتناب کیا جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی بالکل۔ آپ پوائنٹ آف آرڈر raise کرکے اپنا opinion نہیں دے سکتے۔ میڈم پرائم منسٹر صاحبہ۔

محترمہ انعم آصف: بہت شکریہ۔ قرارداد میں کافی سارے discuss points ہوئے ہیں، summarizing all these things one by one ایک تو dual national اور overseas والی بات تھی۔ میرے خیال میں وہ فرق واضح ہوگیا ہے and they have to accept that ضروری نہیں ہے آپ ایک دو لوگوں کی example quote کرکے، اسے general public پر implement کردیں۔ اگر کچھ لوگ باہر کے ملک میں رہ رہے ہیں اور واپس نہیں آئے تو آپ اس assumption کی بنیاد پر باقی سب سے ان کے rights نہیں لے سکتے۔ In case, if people continue to live there تو بھی ان کا حق ختم نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنی پاکستان کی شہریت ختم نہیں کردیتے، تب تک ان کا حق آپ ان سے نہیں لے سکتے۔ No doubt کہ وہ آپ کو return میں کیا دیتے ہیں، کیسے دیتے ہیں، کیوں دیتے ہیں یا کچھ نہیں بھی دیتے تو بھی آپ کے پاس یہ اختیار نہیں ہے کہ آپ کسی کا right ختم کردو۔ The right to vote is a constitutional right of every person living even abroad as well. This is the one point that our party has stance on کہ آپ کسی کو بھی ووٹ کے حق سے محروم نہیں کرسکتے۔

دوسری بات، یہاں بحث ہوئی کہ جو لوگ باہر رہ رہے ہیں کہ ان کو کیسے پتا چلے گا کہ if somebody is capable or not کہ کس کو ووٹ دینا ہے یا کیسے ووٹ دینا ہے۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہوں گی کہ ہمارے حلقے میں جو امیدوار ہوتا ہے، ہم میں سے کون اسے personally اس کے گھر جاکر مل کر آتا ہے۔

We get all the details through media, through his campaigns. In this way, we get to know what one person is up to. A person living abroad can access all these things, then he has the knowledge and will to decide to vote for whoever candidate he wants to. He is at the same page as anyone of us is living here. So, we cannot take away the right even in this case that he has no idea.

ایک اور چیز، مسٹر کاشف نے point out کیا کہ پاکستان کے اپنے حالات اتنے خراب ہیں، our interim Government is not much in a good state, الیکشن کمیشن کے پاس مینڈیٹ کم ہے، کچھ اس طرح کے issues ہیں، it means that you are casting doubts about the potential and the strength of your government. You have formed the caretaker Government and still you are saying that it is weak and you cannot rely on its strength. یہاں پاکستان میں رہنے والی آبادی جو ووٹ cast کرے گی، ہم کیسے یقین کرلیں کہ آپ کا belief اس پر ہے۔ اس طرح کی shaky سی statements آرہی ہیں کہ وہاں اگر ووٹ ڈالے جاتے ہیں، کسی سیاسی جماعت کے لوگ ہوں گے یا ادھر foreign factor involve ہوجائے گا، ان سب چیزوں کو آپ نے eliminate کرنا ہے۔ اگر الیکشن کمیشن موجود ہے، آپ کی حکومت کے پاس ایک strategy موجود ہے you are there to solve these issues. ہم بات صرف یہ کررہے ہیں کہ کسی بھی صورتحال میں even in the worst case scenario آپ کسی سے اس کا right نہیں لے سکتے۔ اگر آپ incapable ہیں تو پھر بھی آپ کسی سے اس کا right نہیں لے سکتے۔ To the best of your capacity آپ اسے حق دیتے ہیں۔ یہ کہہ دینا کہ پاکستان کے پاس اپنے بہت سے مسائل ہیں، ہم سے یہ حل نہیں ہوتے تو ہم باقی لوگوں کو ووٹ کیسے cast کروائیں This is not a very good point. It means you have to put some faith in your Government.

اس کے علاوہ ایک اور بات کی گئی کہ وہ لوگ باہر رہتے ہیں، ان کا کوئی link نہیں ہے اور انہوں نے واپس نہیں آنا۔ بات یہ ہے کہ اگر لوگ باہر جاتے ہیں تو ان میں سے زیادہ تر اپنی خوشی سے نہیں جاتے۔ آپ اس میں صرف elite class کو consider مت کریں کہ جو وہاں جاکر رہتے ہیں، there are many and much of a lot جو صرف وہاں روزی کمانے کے لیے جاتے ہیں۔ "روزی کمانا" کا لفظ میں اس sense میں استعمال کررہی ہوں کہ یہاں پاکستان میں آپ کو jobs کے لیے حالات اس طرح سے

نہیں ملتے۔ People are bound to go there. They are obliged to go there. وہ اپنی خوشی سے نہیں جاتے۔ اکیلے جاتے ہیں، their families live here تو کوئی بھی وہاں رہنا نہیں چاہتا۔ If somebody is there تو وہ آپ کے internal مسائل کی وجہ سے ہے۔ Internal مسائل کی وجہ سے آپ اپنے شہریوں کو باہر بھیج رہے ہیں اور پھر ان سے ان کے rights بھی چھین رہے ہیں۔ یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ So, summarizing all these things, my party completely endorses this resolution that the right to vote should be given to all the people living abroad as well. Thank you so much.

Madam Deputy Speaker: Now, I put the resolution to the House for voting.

(The motion was carried and the resolution was adopted)

Madam Deputy Speaker: Now we are going to move on to item No.6 of our agenda. Mr. Ejaz Sarwar would like to move a resolution.

Mr. Kashif Ali: Madam Speaker, Mr. Ejaz is absent, so I would request Mr. Najam and Mr. Reyyan to present the resolution. Thank you.

Mr. Najam-U-Saqib Memon: Thank you very much. I beg to move the following resolution:

> "This House is of the opinion that the Kashmir issue lies at the heart of tension between Pakistan and India. It is indispensable for an honourable and equitable solution to Kashmir that both Pakistan and India move ahead with other confidence building measures such as liberalization of trade and relaxing visa regime to reach to the Kashmir problem step by step."

میڈم سپیکر! کشمیر کا مسئلہ 65 سالوں سے پاکستان اور انڈیا کے درمیان حل طلب ہے۔ اس کے حل کے لیے اقوامِ متحدہ میں قراردادیں بھی پاس ہوئیں، اسی کی وجہ سے پاکستان اور انڈیا کے مابین جنگیں بھی ہوئیں لیکن پھر بھی یہ مسئلہ حل نہیں ہوسکا۔ آج ہم اکیسویں صدی میں زندہ ہیں جس میں ہمیں soft politics اور diplomacy سے مدد لینی چاہیے۔ ہمیں یہ سوچ نہیں اپنانی چاہیے کہ پہلے کشمیر کا مسئلہ حل ہوگا تو پھر ہم انڈیا کے ساتھ دوسرے معاملات میں بہتری لائیں گے۔ ہمیں اپنی strategy change کرنی چاہیے۔ ہماری strategy یہ ہونی چاہیے کہ ہم انڈیا کے ساتھ confidence building measures develop کریں، cultural exchange programs کریں، visa relaxation system اور تجارتی تعلقات قائم کریں۔ اس سے نا صرف پاکستان اور انڈیا کے تعلقات بہتر ہوں گے بلکہ پورے جنوبی ایشیا میں stability آئے گی۔ اس کی وجہ سے سارک ممالک کا بھی ایک اچھا role سامنے آئے گا۔ برٹش دور میں یہ علاقہ 2/3rd trade کا role perform کرتا تھا۔ اگر آج اسی طرح سارک ممالک strong ہوجاتے ہیں تو ایک مرتبہ پھر یہ پورا region بطور ایک مضبوط معیشت کے grow کرسکتا ہے۔

میرے خیال میں مسئلہ کشمیر کے حل کے سلسلے میں انڈیا ایک موثر کردار ادا کرسکتا ہے۔ اگر انڈیا will show کرے تو یہ مسئلہ آسانی سے حل ہوسکتا ہے۔ انڈیا کو چاہیے کہ وہ ایک اچھا role perform کرے۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی محترم ریان نیاز صاحب۔

Mr. Reyyan Niaz Khan: Thank you Madam Deputy Speaker. I would like to add that we have seen the example of ASEAN countries. There were conflicts on territorial regions and they solved these through negotiations. Now they are emerging economies.

There is a common saying that trade is the antidote to war. By the way, we both countries are nuclear powers, so we cannot go for any kind of war. We have to follow the step by step approach. We can go for improvement in our relations. Similar is the case with Germany and France. We have seen that they have been fighting for decades but finally they settled their issues through negotiations.

جہاں تک بات ہے پاکستان کی geo-strategic importance کی تو اس کو بھی مدنظر رکھنا چاہیے، اس علاقے میں سارک ہے، بہت اچھی climate ہے، ہمارے پاس environment بہت اچھا ہے، اگر یہاں ایک friendly environment ہوگا تو اس کا اثر پوری دنیا پر پڑے گا۔ اگر پاکستان اور انڈیا کی tensions دور ہوجاتی ہیں تو بہت سی trade اور بہت سے projects کو فروغ مل سکتا ہے مثال کے طور پر IPI یا پھر TAPI وغیرہ جس میں سے انڈیا آہستہ آہستہ باہر نکلنا چاہتا ہے لیکن اگر وہ ان منصوبوں میں شامل ہوتا ہے تو اس سے اس خطے میں خاطر خواہ بہتری آئے گی۔

جہاں تک کشمیر کا مسئلہ ہے تو آہستہ آہستہ اس کے حل کی طرف بڑھا جاسکتا ہے۔ ہم نے جس طرح انڈیا کے ساتھ دوسرے issues solve کیے، سندھ طاس معاہدہ کیا، شملہ اور تاشقند کے معاہدے کیے تو آئندہ بھی دونوں ملکوں کے لیے بہتر ہوگا کہ ہم پہلے trade کی طرف چلیں اور اس کے بعد دوسرے معاملات، مسئلہ کشمیر وغیرہ کی طرف بڑھیں۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جب آپ resolution پر اپنی رائے پیش کرتے ہیں تو instead of making an argument or counter argument مہربانی فرماکر solutions کی طرف بھی تھوڑی توجہ دیا کریں۔ جناب یاسر عباس صاحب۔

Mr. Yasir Abbas: Thank you Madam Deputy Speaker. I agree with what Mr. Ejaz Sarwar has tabled but before that we have to understand the Kashmir issue.

مسئلہ کشمیر جو شروع سے پاکستان اور انڈیا کے درمیان کشیدہ تعلقات کا ایک symbolic reason بنا ہوا ہے۔ If we technically consider this issue, it has not been an open ground for confrontation but it has been a symbolic point of confrontation that has enraged public on the both sides. جس طرح سارک ممالک کی اہمیت کی بات ہے یا ان کے درمیان تعاون کی اہمیت کی بات ہے، definitely, the issue of Kashmir needs to be resolved. At the same time, both the countries, Pakistan and India, should bilaterally solve this problem. ایسا نہ ہو کہ اس مسئلے سے جنگ کا امکان پیدا ہو یا پھر سرحدی جھڑپ ہوجس کا انجام ایٹمی جنگ کی صورت میں سامنے آسکتا ہے۔

At the same time, talking about the confidence building measures is important like granting MFN status which India has done already and Pakistan is actually in a process of negotiation within the Pakistani establishment and structure regarding whether to give the India a status of MFN or not.

میں سمجھتا ہوں کہ میری پارٹی یقینی طور پر ایک globalize world پر یقین رکھتی ہے اور ساتھ ہی diversity, peace promotion and democracy fostering کی بات کرتی ہے تو میں اس بات پر believe کرتا ہوں کہ پاکستان کو بھی اسی gesture کا اظہار کرنا چاہیے جس کا اظہار انڈیا نے پہلے کیا ہے definitely, while keeping the sovereignty and interests of Pakistan under consideration.

Example of Germany and France was quoted, yes, Pakistan and India can follow that. Actually, the Elysee Agreement was done by Germany and France. The two countries once used to be enemies who fought several wars and their animosity continued for around two decades, now their relationship has turned into a friendship. So, Pakistan and India should learn from these experiences. Thank you.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترم عبدالصمد صاحب۔

محترم عبدالصمد خان: شکریہ میڈم سپیکر۔ یہ قرارداد، مسئلہ کشمیر سے متعلق ہے جو کہ ایک انتہائی اہم معاملہ ہے۔ ہم اس مسئلے کی وجہ سے almost تین جنگیں کرچکے ہیں اور بہت سا economic loss بھی اٹھا چکے ہیں۔ اب بات ہورہی ہے کہ چونکہ دونوں nuclear states ہیں، اگر کسی بھی جنگ کی صورتحال پیدا ہوتی ہے تو دونوں ممالک میں سے پھر کسی کی بھی survival ممکن نہیں ہوگی۔ اگر ہم نے اس issue کو resolve نہ کیا تو یہ ہمارے لیے مزید مسائل کا باعث بن سکتا ہے۔ قائدِ

اعظم نے بھی اپنی تقاریر میں کہا تھا کہ یہ بنیادی مسئلہ ہے، اس کے بعد بھی پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ اس مسئلے کے حل پر زور دیا گیا۔

پاکستان اور انڈیا دو ممالک ہیں، یہ دو اقوام ہیں، اکٹھی رہ رہی ہیں، ان کا ایک دوسرے پر بہت زیادہ influence ہے، cultural values almost same ہیں، انڈیا کی فلم انڈسٹری یہاں بہت چلتی ہے، یہ سب چیزیں بہت زیادہ influential ہیں۔ ہمارا اور ان کا تنازع صرف کشمیر کی وجہ سے ہے، اگر یہ issue resolve ہوجائے تو اس کی بنیاد پر تمام مسائل حل ہوسکتے ہیں۔ جس طرح مختلف ممالک آپس میں union بنارہے ہیں، جیسے یورپین یونین ہے، اس کے علاوہ Scandinavian countries کی مثال ہمارے سامنے ہے، یہ آپس میں unions بنارہے ہیں، جن کے ذریعے ان ممالک میں تجارت کو فروغ مل رہا ہے اور یہ ممالک economically develop کررہے ہیں۔ اسی طرح اگر پاکستان، انڈیا، سری لنکا، بنگلہ دیش اور جنوبی ایشیا کے دوسرے ممالک آپس میں اپنے culture کو اور trade کو strong کرنا چاہتے ہیں تو economically یہ بہت زیادہ develop کرسکتے ہیں۔ پاکستان اور انڈیا کے درمیان main issue کشمیر کا مسئلہ ہے، جب تک وہ حل نہیں ہوتا، ہم آگے نہیں بڑھ سکتے۔

میں اس ایوان ذریعے گزارش کرنا چاہوں گا کہ بھئی آپ اس issue کو resolve کریں۔ اگر اب بھی اس issue کو resolve نہ کیا گیا تو بہت دیر ہوجائے گی اور ہوسکتا ہے اس کی وجہ سے ہم ایٹمی جنگ کا شکار ہوجائیں۔ ہمیں اس issue کو فوراً resolve کرنا چاہیے۔ بہت بہت شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترم عمر اویس صاحب۔

جناب عمر اویس: شکریہ میڈم سپیکر۔ جہاں تک بات ہے اس قرارداد کی تو میں اسے مکمل طور پر support کرتا ہوں لیکن as a Blue member support کرتا ہوں۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے، میں نے Green کو شاید اسی وجہ سے join نہیں کیا تھا۔ ان کا ایک point اس وجہ سے minus ہوا تھا کہ انہوں نے اپنے manifesto میں لکھا ہوا تھا کہ Kashmir dispute اور دوسرے تمام disputes, before the normalization of our ties حل ہونے چاہییں۔ یہاں تو normalization کی بات ہورہی ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ Greens پر Blues کا تھوڑا بہت رنگ چڑھنا شروع ہوگیا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے اپنے manifesto کو edit کرکے یہ قرارداد لائی ہے یا پہلے ہی لے آئے ہیں۔ I am confused.

Mr. Kashif Ali: Point of information, Madam Speaker.

(Several voices "there is no point of information")

Mr. Kashif Ali: There is a point of information because you are factually contradicting something. Now, before I really rather factually contradict to what Mr. Umar said, I really feel sad that a lot of learned people are sitting here and they really can't comprehend the true essence of what is being proposed.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پلیز just اپنی رائے پیش کریں۔

Mr. Kashif Ali: I am expressing my opinion. I need your permission to once again reiterate what is written in the resolution and I would read it:

> "This House is of the opinion that the Kashmir issue lies at the heart of tension between Pakistan and India. It is indispensable for an honourable and equitable solution to Kashmir that both Pakistan and India move ahead with other confidence building measures such as liberalization of trade and relaxation visa regime to reach to the Kashmir problem step by step."

میڈم! ابھی حقائق کے بارے میں بات کرلیتے ہیں۔ گرین پارٹی کی بات کی گئی، میں اس پر بھی آتا ہوں لیکن پہلے facts کی بات کرلیتے ہیں کہ کشمیر کا معاملہ تاریخی طور پر کیا رہا ہے۔

Pakistan and India fought a war in Rann of Kutch in 1948. Both countries have fought wars in 1965 and 1971; both countries have fought the Kargil war and what was the result? The result was a complete mess for both of these countries. What were the measures taken for the

Kashmir issue? The UN Resolution of 1948 in support of the self-determination for the Kashmiri people remains unresolved. The Simla Agreement of 1971 between Bhutto and Indra Gandhi remains unresolved. Agra Summit between Musharraf and Vajpayee remains unresolved. Lahore Declaration between Nawaz Sharif and Vajpayee remains unresolved. Agreement between Musharraf and Manmohan Singh remains unresolved.

Now, it does not mean that we are actually denying the importance of Kashmir. What we are actually proposing is that, the Kashmir issue is really an important issue that lies at the heart of tension of Pakistan and India. What we are proposing is that the bilateral negotiations are not working, let us change the strategy. We have been working from top to bottom. Let us work from bottom to top and what strategy we are proposing is the confidence building measures.

Now, what are these confidence building measures? Let me also delineate that. Confidence building measures mean you engage between two countries, you engage on key issues before you normalize to other things. What are these confidence building measure since you also requested the House to propose solutions in resolution. These confidence building measures are namely liberalization of trade. Now, we want to move towards Kashmir by engaging with India on trade. We want to move towards Kashmir by engaging on visa regime which is very beneficial for both countries. All these steps or solutions that we are proposing are the result of the Kashmir problem. We are actually recognizing how important Kashmir problem is.

So, you cannot really say that we are actually going to the Green Party's manifesto.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بات یہ ہے کہ جب آپ کی باری ہو تو اس وقت ہی اپنی رائے یا arguments بیان کیا کیجیے۔ بار بار points of order پر بات کرنا مناسب نہیں ہے۔ اس سے ایوان کی کارروائی disturb ہوتی ہے۔ When it is your turn, you can say whatever you want. محترم رفیع اللہ صاحب۔

Mr. Rafiullah Kakar: Thank you Madam Speaker. First of all, as a member of Blue Party, I would totally endorse this resolution but once again as my colleague just said that as far the manifesto is concerned, it is usually the Green Party's manifesto which clearly outlines that Kashmir issue is the primary issue. Without resolution of the Kashmir issue, we cannot move forward.

Secondly, our colleague from the opposition just raised a point which was a factual error. I just want to highlight that. He said the 1973 Simla Agreement between Mr. Bhutto and Indra Gandhi is unresolved, which is not a fact. It was first of all an agreement and that needed not be resolved. It was an agreement and it is still in tact. It is in tact in the sense that we got released 93-94,000 soldiers. It is in tact in the sense that Kashmir remains a bilateral issue between Pakistan and India. So I just wanted to raise this point that there was a factual error.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترمہ سطوت وقار صاحبہ۔

Miss Sitwat Waqar: Thank you Madam Deputy Speaker. Firstly, I would like to answer Mr. Awais from the other party, that our party started together and we made some changes in our manifesto which will be presented soon. This was done over the last few weeks, so this was before tabling this resolution.

Firstly, I totally support this resolution presented by Ejaz. Both Pakistan and India in the South Asian region, are nuclear countries. There is obviously no chance where we are going to a full war or something like that. There are security threats and the only solution is that we achieve our economic inter-dependence. That can only be possible when we start trade relations. This can only happen if we go for trade liberalization, visa relaxation, and Pakistan can target the Indian market and vice versa. Only then our economy can improve. We already have problems on Afghanistan's border, that is already a porous and dangerous border. We can continue to have

problems also on the Indian border. Already so much is going on in the region, we just cannot afford this anymore. We have to move towards economic improvement.

Secondly, as regards our gas pipeline with Iran (IPI), we want this to extend towards India. Then there is also a proposal that China can take part in it. If this project goes on, then Pakistan can become a very important partner and this will greatly improve and boost our economy.

So, the only solution our party could think of before we go towards Kashmir problem is that our diplomatic relations may improve a little bit. We may start some confidence building measures first. We have got a cultural similarity with India; a language similarity is there; as Samad already pointed out their film movies are watched in our country. There are many similarities in Pakistan and India. It is about time that we think on these lines. We have spent so many years but have been unable to solve the Kashmir issue. We are stuck on the Kashmir problem and we don't go beyond it. We do not talk about the normalization of ties because Kashmir problem is unresolved. We can adopt some new strategy, we can talk on liberalization, we can discuss trade, we can talk on economic inter-dependence of the region because we are very important players in the region. India is a very important actor in this region. Somebody rightly pointed out that Kashmir is a bilateral issue between our countries. I think until and unless India takes interest in this issue, this issue can never be resolved. Thank you.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: حضرت ولی کاکڑ صاحب۔

حضرت ولی کاکڑ: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں بطور Blue Party member اعجاز سرور کی اس resolution کو مکمل طور پر support کرتا ہوں۔ ہم نے تاریخ میں جو غلطیاں کی ہیں، ہمیں ان سے سبق سیکھنا چاہیے۔ ہمیں مسائل کے حل کی طرف بڑھنا چاہیے۔ ہمیں غلطی پر غلطی نہیں کرنی چاہیے۔ جب بھی ہم اپنی textbooks پڑھتے ہیں تو ہم پڑھتے ہیں کہ 'بھارت سے رشتہ کیا، نفرت کا انتقام کا'۔ میں آج کل لاہور میں رہ رہا ہوں، وہاں کے چوکوں اور شاہراہوں پر ایسے ہی پوسٹرز لگے ہیں جو کہ banned outfits نے لگائے ہیں، ان کے نعرے لوگوں کے ذہنوں میں ایک repercussion لا رہے ہیں۔ ان چیزوں کو دیکھتے ہوئے، میں پوچھتا ہوں کہ ہم نے انڈیا کے ساتھ کون سا relation build up کرنا ہے؟ ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ ہمارا ملک پہلے ہی اس condition میں نہیں ہے کہ ہم جنگ کی طرف جائیں۔ اعجاز سرور نے ایک بہت اچھا solution دیا ہے کہ ہمیں پہلے کیا کرنا چاہیے۔ ہمارے ملکوں کے درمیان پہلے ایک bilateral, socio-economic relation قائم ہونا چاہیے جیسا کہ TAPI ہے، ترکمانستان افغانستان پاکستان انڈیا پائپ لائن ہونی چاہیے۔ کسی دباؤ کے تحت ہم یہ کام نہیں کرسکتے۔ ہم اس پر صرف confidence building measure کے ذریعے ہی کام شروع کرسکتے ہیں۔ اس لیے میں اعجاز سرور کی اس resolution کو support کرتا ہوں۔ شکریہ میڈم سپیکر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترم عمر نعیم صاحب۔

جناب عمر نعیم: شکریہ محترمہ سپیکر صاحبہ۔ جیسا کہ کافی سارے members نے اس resolution کو support کیا ہے، یہ سب کو پتا ہے کہ انڈیا اور پاکستان کے درمیان مسئلہ صرف کشمیر ہی ہے۔ ہم دونوں ممالک کی طرف سے جو attitude اپنایا گیا، وہ ایک harsh attitude تھا کہ اگر اس طرف سے کوئی بیان آتا تو یہاں سے بھی ایک counter بیان دیا جاتا جس کی وجہ سے انڈیا کے ساتھ اب تک کا relation خاصا tense رہا ہے۔ اعجاز سرور نے اپنی قرارداد میں solution کی طرف زور دیا ہے کہ ہم کس طریقے سے، کن کن points پر انڈیا کے ساتھ ایک relation بنائیں۔ ہم بالکل اس بات سے agree کرتے ہیں کہ دونوں ممالک میں ایک دوسرے کا کلچر transfer ہوتا ہے اور وہ ایک دوسرے کے کلچر کو represent کرتے ہیں۔ یہاں بات کی گئی ہے کہ ہم trade کے ذریعے ایک دوسرے پر trust

develop کرسکتے ہیں۔ میرے خیال میں ایوان کو چاہیے کہ اس قرارداد کو pass کرے۔ میں اس قرارداد کو support کرتا ہوں۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترم امین اسماعیلی صاحب۔

جناب امین اسماعیلی: شکریہ میڈم سپیکر۔ آج مجھے دکھ کے ساتھ کہنا پڑرہا ہے، مجھے بہت افسوس ہے اور آج میرا دل رو رہا ہے کہ کشمیر جو اتنا important issue ہے ہمارے ملک کے لیے، جو ہماری شہ رگ ہے، جو ہمارا اٹوٹ انگ ہے، اسے ہم پس پردہ ڈال کے business, trade, liberalization and cultural interaction کی بات کررہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں زیادہ لمبی بات نہیں کروں گا، صرف اتنا کہوں گا کہ اگر کشمیر ہمارا نہیں تو یہ ملک مکمل نہیں۔ میں ایک چھوٹی سی بات کے ساتھ اپنی تقریر ختم کروں گا کہ جو بھارت کا یار ہے، وہ ملک کا غدار ہے۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: میڈم پرائم منسٹر صاحب۔

Miss Anam Asif: Thank you. Starting with the resolution moved by the Green Party, as a Blue Party Member, I completely endorse this thing.

As regards with bilateral relations, we have to move on with different dynamics with India, continuing with the fact that we have to resolve the Kashmir issue. So, we are really happy and glad that Green Party has put forward and they have discussed to change their manifesto because of the thing that is more rational for all of us.

One more thing, to pursue the trade policy side by side is not only beneficial for us only, this is important both for India and for Pakistan as well. Improvement of trade relations for both is very important.

کشمیر کے مسئلے کو آپ اسی طرح لے کر نہیں چل سکتے۔ جب دوسری چیزیں normal ہوں گی تو پھر ہم کشمیر کے مسئلے کے حل کی طرف جاسکیں گے۔

This is the only fact that why this issue has been lingering for so long. Pakistan and India should improve their trade relations as well.

آپ نے صرف کشمیر کے معاملے کو ہی focus نہیں کرنا بلکہ دوسری چیزوں کو بھی ساتھ ساتھ لے کر چلنا ہے۔ You cannot cut off these things in order to have one in hand. آپ نے تجارت کو بھی بڑھانا ہے اور ساتھ ساتھ مسئلہ کشمیر کو بھی لے کر چلنا ہے۔

We believe that we should have better relations with India. The relation that should be between two neighbouring countries, that thing must be continued. Kashmir issue may be considered with complete focus. As a Blue Party member, I endorse this resolution.

Madam Deputy Speaker: Now I put the resolution to the House for voting.

(The motion was carried and the resolution was adopted)

Madam Deputy Speaker: Now, we are going to move on to item No. 7 of our agenda, Miss Zaib Liaqat would like to move a resolution.

Ms. Zaib Liaqat: Madam Deputy Speaker, I would like to move the following resolution:

"This House is of the opinion that the blank box should not be included in the ballot paper. It is illogical because it will pave the way for undemocratic forces."

میڈم ڈپٹی سپیکر! آج کی قرارداد بیلٹ پیپر میں خالی خانہ شامل کرنے کے حوالے سے ہے۔ بیلٹ پیپر میں خالی خانہ شامل کرنے کا تجربہ بنگلہ دیش میں بھی کیا گیا جس کا فائدہ وہاں کی technocrat government نے اٹھایا۔ ہمارے ملک کے لوگ ابھی democratically زیادہ educated نہیں ہیں اور ہمارے ہاں ابھی جمہوریت نئی ہے، ہمارے لوگوں کو ابھی وقت چاہیے، اس لیے اگر بیلٹ پیپر میں خالی خانہ شامل کردیا جائے گا تو لوگ خالی خانے پر نشان لگائیں گے، اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔ اگر ہم نے اپنے سیاستدانوں کو filter out ہی کرنا ہے تو پھر ہم نے یہ جو الیکشن کمیشن

بنایا، اس کا کیا فائدہ ہے؟ What the ECP is doing at this point of time? لوگوں کی ڈگریاں چیک ہورہی ہے 62 یا 63 کے تحت جو بھی ان کا procedure ہے، الیکشن کمیشن یہ کام کررہا ہے۔ اس لیے میں سمجھتی ہوں کہ بیلٹ پیپر میں خالی خانہ وقت کا زیاں ہے، ہمارے زر مبادلہ کا زیاں ہے اور اس کا فائدہ صرف اور صرف undemocratic forces کو ہوگا جو اس وقت یہ سمجھ رہی ہیں کہ اس کرپٹ سسٹم میں ووٹ ڈالنا غلط ہے یا گناہ کی بات ہے۔ بہت شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی بلال احمد صاحب۔

جناب بلال احمد: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں زیب لیاقت صاحبہ کی پیش کی گئی قرارداد کو fully support کرتا ہوں۔ اصل میں جب الیکشن میں کچھ مخصوص سیاسی جماعتوں کو nominate کردیا گیا ہے، کچھ لوگ nominate ہوگئے ہیں، ایک scenario بن گیا ہے، اس کے بعد blank box کی تجویز illogical بات ہے۔ اس چیز کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس سے ہوگا کیا؟ اس سے ہوگا یہ کہ جب الیکشن contest ہوگا، majority of the persons جو اس میں شمولیت اختیار کریں گے، وہ خالی خانے کو select کردیں گے۔ اس کے بعد کیا ہوگا کہ voter turn out میں پچاس فیصد سے زائد یہ خالے خانے پر مہر لگانے ولاے نکل آئیں گے، اس طرح decide یہ ہوگا کہ الیکشن کامیاب نہیں ہوا، الیکشن کو ختم کردو اور پھر technocrat government آجائے گی۔ یہ ایک سازش اور ایک illogical demand تھی کہ جمہوری قوتوں کو destroy کیا جاسکے۔ یہ ایک انتہائی illogical بات ہے کہ بیلٹ پیپر میں خالی خانہ شامل کردیا جائے۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترم ارسلان علی صاحب۔

جناب ارسلان علی: شکریہ محترم سپیکر صاحبہ۔ میں نے اس قرارداد پر بات نہیں کرنی بلکہ پچھلی قرارداد سے متعلق کچھ کہنا ہے۔ انہوں نے ہماری پارٹی کے manifesto پر اعتراض کیا۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہیں کیا حق حاصل ہے کہ وہ ہمارے منشور پر اعتراض کریں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مہربانی فرماکر اِس قرارداد کے متعلق بات کیجیے۔

جناب ارسلان علی: میڈم! یہ زیادتی ہے اور غلط بات ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ قرارداد سے متعلق بات کیجیے۔ جی محترم ولی کاکڑ صاحب۔

حضرت ولی کاکڑ: شکریہ میڈم سپیکر۔ سب سے پہلے تو میں بطور Blue Party member اس قرارداد کو oppose کر رہا ہوں۔ بیلٹ پیپر میں خالی خانہ کس چیز کو identify کرتا ہے؟ وہ turn out کو identify کرتا ہے۔ مثال کے طور پر مجھے کوئی بھی candidate اچھا نہیں لگتا، مجھے کسی بھی پارٹی کا منشور اچھا نہیں لگتا تو مجھے پھر بھی ووٹ cast کرنا چاہیے۔ میرا حق بنتا ہے کہ میں اپنی رائے دوں کہ مجھے کوئی بھی پسند نہیں۔ کم از کم یہ تو میرا ایک آئینی اور قانونی حق بنتا ہے کہ میں اپنی رائے کا اظہار کروں۔ اقوامِ متحدہ کے چارٹر کے تحت بھی میرا حق بنتا ہے کہ میں اپنی رائے کا اظہار کروں۔ اگر کوئی مجھے پسند نہیں ہے تو اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ میں silent spectator بن جاؤں۔ میں خاموش تماشائی نہیں بنوں گا بلکہ میں کم از کم اپنی رائے کا اظہار کروں گا اور وہ blank box کے ذریعے ہی ممکن ہوسکتا ہے۔

دوسری بات، یہاں کہا گیا کہ blank box کو غیر جمہوری قوتیں استعمال کرسکتی ہیں۔ مجھے 'غیر جمہوری قوتوں' کی بات سمجھ نہیں آرہی کہ یہ قوتیں ہیں کیا چیز؟ آپ کی undemocratic forces سے مراد کیا ہے؟ آپ کس چیز کو identify کررہے ہو؟ مجھے پہلے اس چیز کا جواب چاہیے۔ What do you mean by undemocratic forces, please specify those. شکریہ میڈم سپیکر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترم عبدالصمد صاحب۔

جناب عبدالصمد خان: شکریہ میڈم سپیکر۔ جس طرح Blue Party کی طرف سے ہماری قرارداد کی مخالفت پیش کی گئی ہے، ہم بھی اس مخالفت کو جاری رکھنا چاہیں گے۔ بات یہ ہورہی ہے کہ ایک blank box کیوں بیلٹ پیپر میں introduce کیا جارہا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پاکستان کی سیاست میں حصہ

لینے کے لیے آپ کو ایک خاص قسم کا پیسا چاہیے ہوتا ہے۔ اس طرح ایک محدود قسم کے لوگ ہی اس الیکشن میں حصہ لے سکتے ہیں اور ہر ایک کے لیے الیکشن میں حصہ لینا ناممکن ہوتا ہے۔ اکثر حلقوں میں لوگوں کو امیدوار پسند نہیں ہوتے۔ اس صورت میں اس حلقے کے ووٹروں کو یہ حق حاصل ہونا چاہیے کہ وہ سارے candidates کو reject کردیں۔

میں اس کے ساتھ ایک اور بات بھی add کرنا چاہتا ہوں کہ اگر کسی حلقے میں total turn out میں سے پچاس فیصد ووٹر blank box پر مہر لگاتے ہیں تو اس حلقے کا الیکشن nullify کرکے وہاں دوبارہ انتخابات ہونے چاہییں۔ حلقے کےعوام کو یہ حق حاصل ہونا چاہیے کہ وہ کسی بھی امیدوار کو reject کرسکیں۔ اب یہ کوئی مناسب بات نہیں کہ حلقے کے عوام کو کوئی بھی امیدوار پسند نہ ہو لیکن ان پر زبردستی کسی امیدوار کو impose کردیا جائے۔ الیکشن زبردستی کا نام نہیں ہوتا بلکہ الیکشن کے ذریعے تو اپنا ایک نمائندہ چننا ہوتا ہے۔ اگر حلقے کے لوگوں کو کوئی بھی نمائندہ پسند نہیں ہے تو انہیں حق حاصل ہونا چاہیے کہ بےشک سب کو reject کردیں۔ بہت شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترمہ زیب لیاقت صاحبہ۔

محترمہ زیب لیاقت: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں دراصل کاکڑ صاحب کے concern کا جواب دینا چاہتی ہوں کہ undemocratic forces سے کیا مراد ہے۔ اس سے میری مراد technocratic form of government یا پھر dictators ہیں۔ یہ ہمارا پہلا democratic process ہے جسے ہم نے پورا کیا ہے۔ اس سے پہلے ہمیں زیادہ تر dictators ہی rule کرتے رہے ہیں۔ اگر لوگوں کی زیادہ تعداد blank box پر مہر لگادیتی ہے اور ان کا اس بات پر consensus ہوجاتا ہے تو اس کا کیا مطلب ہوگا؟ میرے خیال میں تو اس سے undemocratic forces یہ مطلب نکال سکتی ہیں کہ پاکستان کے عوام کو democracy نہیں چاہیے۔ Then what is the solution for that, kindly give me the answer. شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترم کاشف علی صاحب۔

Mr. Kashif Ali: Thank you Madam Speaker. I vehemently oppose this resolution. Before I go on outlining my comments on that, I think one of the point that Miss Zaib mentioned at the beginning was that this Blank Box was introduced in Bangla Desh. Actually, it was not the Blank Box but the option of the "none of the above". So, it is a technical flaw.

یہ 2008 کے الیکشن میں بنگلہ دیش میں ہوا تھا۔ اس کا نتیجہ کیا نکلا؟ اس کا نتیجہ technocrats کی حکومت نہیں تھی جیسے مس زیب صاحبہ نے کہا بلکہ اس کا نتیجہ بنگلہ دیش کے انتخابات میں 85.26 % turnout کی صورت میں سامنے آیا۔

Those were one of the most democratic elections in the history of Bangla Desh with one of the highest turnout in the history of Bangla Desh, according to the Government of Bangla Desh's website.

دوسری بات، بلال صاحب نے کہا کہ blank box سے ہوتا یہ ہے کہ اگر آپ none of the above کو ووٹ دیتے ہیں تو پھر technocrat government آجاتی ہے۔ یہ نہیں ہوتا بلکہ آئینی طور پر یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی حلقے میں none of the above کو ووٹ پڑتا ہے تو اس حلقے میں انتخاب کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور پھر وہاں دوبارہ انتخاب ہوتا ہے۔

For example, in 1991, in Russia when President Yeltsin ran his presidential campaign, the elections were carried out in Russia and the results of the elections in 150 constituencies throughout Russia, the majority votes cast were in favour of "none of the above". What was the result? All the 150 constituencies were declared null and void, re-elections were held and President Yeltsin emerged as one of the majority elected President in the history of Russia.

تیسری بات، اسی طرح کی practice امریکہ کی کچھ ریاستوں مثلاً کولمبیا وغیرہ میں بھی ہوتی ہے۔ مسئلہ کیا ہے؟ کیا مسئلہ یہ ہے کہ یہ خالی خانہ undemocratic forces کو at the end of the day,

مدد دیتا ہے؟ میرے خیال میں یہ غلط کہہ رہے ہیں، یہ خالی خانہ undemocratic forces کی مدد نہیں کرتا بلکہ basically یہ democracy کو flourish کرتا ہے اور اسے push forward کرتا ہے۔ ہمیں ایک چیز realize کرنی چاہیے کہ پچھلے دو گھنٹوں سے ہم جمہوریت اور اس کے حسن کی بات کررہے ہیں، جمہوریت کا ایک fundamental حسن یہ بھی ہے کہ every individual has the right. So you cannot compel someone to cast his vote in favour of the four or five candidates in a particular constituency. آپ کیا کرتے ہیں؟ بنیادی طور پر آپ یہ کرتے ہیں کہ چار یا پانچ لوگوں کو fix کردیتے ہیں کہ ان ہی میں سے ایک کو آپ نے ووٹ دینا ہے۔ اس طرح آپ بنیادی طور پر جمہوریت کے خلاف جارہے ہوتے ہیں۔

The fundamental essence of democracy is that you cannot impose something on the individual.

اگر آپ چار بندوں کو کھڑا کرکے کہہ دیتے ہیں کہ ایک مخصوص حلقے میں سے صرف ان ہی لوگوں کو ووٹ دینا ہے تو اس طرح آپ جمہوریت کے خلاف جارہے ہوتے ہیں۔ اس طرح آپ undemocratic forces کو rise نہیں دیتے بلکہ بنیادی طور پر جمہوریت ہی کے خلاف جارہے ہوتے ہیں۔

At the end of the day, I think in a country like Pakistan where the historical majority turnout in all the elections carried out from 1947 to date when we are talking in this House, the majority turnout has been around 46%.

اس پاکستان میں تو بڑی سخت ضرورت ہے کہ اس طرح کا بیلٹ پیپر متعارف کروایا جائے تاکہ اگر ایک الیکشن کالعدم ہوجائے تو آپ وہاں re-election کروائیں، ایک ایسی voice اور ایک ایسا لیڈر emerge ہو جو majority representative ہو۔ The democracy relies on the majority representation.

اس لیے میرے خیال میں ہمیں blank box کو favour کرنا چاہیے۔ الیکشن کمیشن کو ہم push کریں کہ اس طرح کا بیلٹ پیپر متعارف کرواؤ اور جمہوری قوتوں کو ملک میں پنپنے کا موقع دو۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: میڈم پرائم منسٹر صاحبہ۔

Miss Anam Asif: Thank you so much. There are few things I would like to speak upon. This is a very premature statement. Our Government has for the first time, completed its five years term.

غیر جمہوری قوتوں کی بحث قبل از وقت دکھائی دیتی ہے۔ ابھی تک ہم نے اپنے عوام کو جمہوریت کے علاوہ کوئی اور حل بتایا نہیں ہے۔ ہم نے صرف دو طرح کی حکومتیں دیکھی ہیں، ایک dictatorship جس میں آپ کی کوئی رائے نہیں ہوتی اور دوسری democracy جس سے کوئی خوش نہیں ہوتا۔ جمہوریت کے پورے tenure کے دوران، ایک tussle چل رہی ہوتی ہے جبکہ dictatorship میں آپ کو یہ موقع ہی نہیں مل پاتا۔ میں نہیں کہہ سکتی کہ یہ undemocratic forces کو completely, support کرے گا۔ ایسا نہیں ہوگا۔

At the moment, all the campaign is based on the fact to please vote for yourself. You must cast vote. It does not matter to whom you cast your vote but the awareness is created that one has to cast his vote. You have the right to register your expression. You can tell what do you want. If you do not want anything, even then you should tell that the thing available to you is not a solution. We have to slightly modify this statement and we need this ballot box.

ہم اس چیز کی favour میں نہیں ہیں کہ آپ اسے مکمل طور پر ختم کردو کیونکہ یہ بات انتہائی اہم ہے کہ لوگوں کو بتایا جائے کہ آپ ووٹ دیتے ہو تو you are not giving vote to a particular person. You can even say that the environment provided to you is not the best for yourself. آپ اس کو پسند نہیں کرتے اور آپ چاہتے ہیں کہ اس scenario کو تبدیل کیا جائے۔

This blank box represents this thing. In a democracy, you have to choose the best among the worst. Everyone cannot be pleased. Everybody has to make a choice among those people who are available at the moment.

The third important thing is that in the coming elections, we have given one more opportunity. If you have got any objection, then there are many parties who offer tickets and opportunity to people to join the parties and come forward. The people who have got reservations or objections, should stand up for themselves.
آپ آگے آئیں اور اپنے آپ کو express کریں۔ ایک بار اس عمل میں آجائیں، الیکشن کا ایک پورا process گزر جائے، آپ اس کو null and void قرار دے دو اور پھر اس کے بعد re-election ہوجائے تو اس سے کتنی changes آجائیں گی۔ اگر ابھی چار امیدوار مقابلہ کررہے ہیں تو شاید پانچ ہوجائیں گے یا پھر تین ہوجائیں گے but still you have to make choice between them. اس طرح صرف اس box کو ختم کرنا یا پھر اسے قائم رکھنا ہی ایک option نہیں ہے بلکہ you have to revisit the facts کہ ایسا آپ کو کس لیے چاہیے۔ آپ ایسا کیوں محسوس کررہے ہو کہ آپ لوگوں کو complete اچھی choice دے نہیں رہے ہو؟ You are not providing the best option to the people to select somebody. یہ خانہ رہنا چاہیے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ensure کرنا چاہیے کہ ہر علاقے میں آپ کے پاس ایک بہتر option یا ایک بہتر leadership موجود ہو جس کو آپ ووٹ دے سکیں۔ بہت شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Now, I put the resolution to the House for vote.

(The motion was negatived, hence the resolution was rejected)

Madam Deputy Speaker: The House is adjourned to meet again on Wednesday, the 24th April, 2013 at 9:30 am.

[The House was then adjourned to meet again on Wednesday, the 24th April, 2013 at 9:30 am.]